لجنہ اماء اللہ کینیڈا

النساء

مئی تا اگست 2018ء

جلد # 30۔ شمارہ نمبر 2

اَلْحَیَآءُ خَیْرٌ کُلُّہٗ

حیا سراسر بھلائی ہے (صحیح مسلم)

حیاداری کے لئے دُعائیں

اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ ، وَعَمَلِیْ مِنَ الرِّیَاءِ وَلِسَانِیْ مِنَ الْکَذِبِ، وَعَیْنِیْ مِنَ الْخِیَانَۃِ ، فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَائِنَۃَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ۔ (کنز العمال جلد 2 صفحہ 184)

ترجمہ: اے اللہ! میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے اور میرے عمل کو ریاء سے اور میری زبان کو جھوٹ سے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کر۔ بے شک تُو ہی ہے جو آنکھوں کی خیانت اور دلوں کے چھپے بھید جانتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو دُعائیں سکھائی ہیں ان کے بارہ میں ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت جُبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مَیں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان دُعاؤں کو کبھی ترک نہیں کرتے تھے جو یہ ہیں کہ اے اللہ میرے ننگ کو ڈھانپ دے اور میرے اندیشوں کو امن میں بدل دے۔ اے اللہ! میری حفاظت فرما (اُن خطرات سے) جو میرے آگے ہیں اور جو میرے پیچھے ہیں۔ جو میرے دائیں ہیں اور جو میرے بائیں ہیں اور جو میرے اُوپر ہیں اور مَیں تیری عظمت کی پناہ میں آتا ہوں (اُن خطرات سے) جو مجھے نیچے سے اُچک لیں۔ (ابو داؤد کتاب الادب باب ماذا یقول اذا صبح۔ حدیث نمبر 5074)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

النساء

لجنہ اماء اللہ کینیڈا

مذہبی، علمی و ادبی مجلّہ

جلد# 30۔ مئی تا اگست 2018ء۔ شمارہ نمبر 2

نگرانِ اعلیٰ

مکرم و محترم ملک لال خان صاحب

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

زیرِ نگرانی

مکرمہ و محترمہ امتہ السلام ملک صاحبہ

صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

نیشنل سیکرٹری اشاعت

کشور چوہدری صاحبہ

مدیرہ اُردو

فرزانہ سنوری صاحبہ

پروف ریڈرز

امتہ الرفیق ظفر صاحبہ، طاہرہ نسیم صاحبہ، عنبرین منظور صاحبہ

اُردو کمپوزنگ اور تزئین و زیبائش

ناصرہ نسیم صاحبہ، وجیہہ قیوم صاحبہ، ثمرہ ندیم صاحبہ،
تحمیدہ ولی صاحبہ، مبشرہ محمود صاحبہ

پبلشر

جیمنک گرافکس

عنوانات

کلامِ الٰہی، کلامِ رسول ﷺ، کلامِ امام الزماںؑ	1
اداریہ	2
خطبہ جمعہ	3
احمدی عورت کا پردہ	11
اَلۡحَیَآءُ مِنَ الۡاِیۡمَانِ	12
پردہ سے متعلق خلیفہ وقت کی نصائح برائے واقفاتِ نو	13
دُنیا کے دوسرے عقائد کے مقابلے میں اسلام میں عورت کی حیثیت	15
نظم۔۔ پردہ اعزاز ہے عورت کا	16
رپورٹ 37واں جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا 2017ء	17
حیاداری	19
انٹرنیٹ اور کیبل کے غلط اثرات	20
نظم۔۔۔ جلسہ سالانہ کینیڈا کی یاد میں	21
اپنے بڑھاپے کو خوبصورت بنائیں	22
اللہ تعالیٰ کے حضور احسان مندی کے جذبات	23
جہلم کے اضلاع کی سرزمین اپنے اندر اسلامی سرشت کی خاصیت رکھتی ہے	25
نظم۔۔۔ برموقع آمین ترجمۃ القرآن کلاس۔۔۔ مشاعرہ رپورٹ مارکھم	27
پکوان۔ متوازن غذا کی اہمیت۔ ذرا مسکرایئے	28
صفحۂ ناصرات	29

النساء میں اشتہار دیئے جانے کے لئے

1- ایک پورے صفحہ کا اشتہار: -/ $250

2- آدھے صفحہ کا اشتہار: -/ $150

3- 1/4 صفحہ کا اشتہار: -/ $100

اشتہار ارسال کرنے کیلئے email: annisaa@lajna.ca

کلامِ الٰہی

وَقُل لِّلۡمُؤۡمِنٰتِ یَغۡضُضۡنَ مِنۡ اَبۡصَارِہِنَّ وَیَحۡفَظۡنَ فُرُوۡجَہُنَّ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَلۡیَضۡرِبۡنَ بِخُمُرِہِنَّ عَلٰی جُیُوۡبِہِنَّ وَلَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اٰبَآئِہِنَّ اَوۡ اٰبَآءِ بُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اَبۡنَآئِہِنَّ اَوۡ اَبۡنَآءِ بُعُوۡلَتِہِنَّ اَوۡ اِخۡوَانِہِنَّ اَوۡ بَنِیۡۤ اِخۡوَانِہِنَّ اَوۡ بَنِیۡۤ اَخَوٰتِہِنَّ اَوۡ نِسَآئِہِنَّ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُنَّ اَوِ التّٰبِعِیۡنَ غَیۡرِ اُولِی الۡاِرۡبَۃِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفۡلِ الَّذِیۡنَ لَمۡ یَظۡہَرُوۡا عَلٰی عَوۡرٰتِ النِّسَآءِ وَلَا یَضۡرِبۡنَ بِاَرۡجُلِہِنَّ لِیُعۡلَمَ مَا یُخۡفِیۡنَ مِنۡ زِیۡنَتِہِنَّ ؕ وَتُوۡبُوۡۤا اِلَی اللّٰہِ جَمِیۡعًا اَیُّہَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ لَعَلَّکُمۡ تُفۡلِحُوۡنَ ۝ (سورہ النور: آیت 32)

اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو اس میں سے از خود ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کے لئے یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لئے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیر نگیں مردوں کے لئے یا مردوں میں ایسے خادموں کے لئے جو کوئی (جنسی) حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کے لئے جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں۔ اور وہ اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ (لوگوں پر) وہ ظاہر کر دیا جائے جو (عورتیں عموماً) اپنی زینت میں سے چھپاتی ہیں۔ اور اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (سورہ النور: آیت 32)

کلامِ رسول ﷺ

عَنۡ زَیۡدِ ابۡنِ طَلۡحَۃَ ابۡنِ رُکَانَۃَ یَرۡفَعُہٗ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ لِکُلِّ دِیۡنٍ خُلُقٌ وَ خُلُقُ الۡاِسۡلَامِ الۡحَیَائُ۔ (مؤطا امام مالک باب ماجاء فی الحیاء)

زید بن طلحہؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر دین کا ایک خلق ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے۔

عَنۡ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ قَالَ۔ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰہِ ﷺ مَاکَانَ الۡفُحۡشُ فِیۡ شَیۡءٍ اِلَّا شَانَہٗ وَمَاکَانَ الۡحَیَآءُ فِیۡ شَیۡءٍ اِلَّا زَانَہٗ۔ (مؤطا امام مالک باب ماجاء فی الحیاء)

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا حد سے بڑھی ہوئی بے حیائی مرتکب کو بد نما بنا دیتی ہے اور شرم وحیاء ہر حیادار کو حُسنِ سیرت بخشتا ہے اور اسے خوبصورت بنا دیتا ہے۔ (مؤطا امام مالک باب ماجاء فی الحیاء)

کلامِ امام الزماں علیہ السلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

”ہر ایک پرہیز گار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہیئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے۔ بے محابا نظر اُٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدّنی زندگی میں غضِ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خلق کے رنگ میں آجائے گی۔ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم ص 444)

”قرآن شریف نے جو انسان کی فطرت کے تقاضوں اور کمزوریوں کو مدِّنظر رکھ کر حسبِ حال تعلیم دیتا ہے کیا عمدہ مسلک اختیار کیا ہے۔ قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ وَیَحۡفَظُوۡا فُرُوۡجَہُمۡ ؕ ذٰلِکَ اَزۡکٰی لَہُمۡ۔ (النور: 31) کہ تو ایمان والوں کو کہہ دے کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنے سوراخوں کی حفاظت کریں۔ یہ وہ عمل ہے جس سے ان کے نفوس کا تزکیہ ہو گا۔ فروج سے مراد شرمگاہ ہی نہیں بلکہ ہر ایک سوراخ جس میں کان وغیرہ بھی شامل ہیں اور ان میں اس امر کی مخالفت کی گئی ہے کہ غیر محرم عورت کا راگ وغیرہ سُنا جائے۔ پھر یاد رکھو کہ ہزار در ہزار تجارب سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ جن باتوں سے اللہ تعالیٰ روکتا ہے آخر کار انسان کو ان سے رُکنا ہی پڑتا ہے۔ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 135)

اداریہ

ہر مذہب میں حیاداری کو ایک اہم مقام حاصل رہا ہے۔ گزشتہ دہائیوں میں عورت پر ہونے والے مظالم سے جب عورت کو نجات ملنا شروع ہوئی تو آزادی کے نام پر اُس نے اپنی حیا کو خود اپنے ہاتھوں سے تہس نہس کر دیا۔ لیکن اسلام وہ مذہب ہے جس نے عورت کو جب مظالم سے نجات دِلائی تو اس کی حفاظت کے لئے پہلی اسلامی تعلیم پردہ کی صورت میں جاری کی۔

عملی اعتبار سے حیا کے تین شعبے ہیں:

1-اللہ تعالیٰ سے حیا 2-لوگوں سے حیا 3-اپنے نفس سے حیا

ایک احمدی عورت کو حیا کے اِن تینوں دروازوں کی بخوبی پہچان ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہوئے حقوق اللہ کی ادائیگی، لوگوں سے حیا کرتے ہوئے حقوق العباد کی ادائیگی اور اپنے نفس سے حیا کرتے ہوئے عفت و پاکدامنی کی زندگی گزارتے ہوئے بھرپور ادائیگی۔ مزید برآں اسلام نے حیا سے متعلق تمام احکامات کو مرد و عورت دونوں پر برابر چسپاں کیا ہے اس لیے ہر ایک مومن مرد و عورت پردہ کے احکامات پر عمل کرنے اور کروانے کے لئے برابر ذمہ دار ہے۔

اس وقت جس معاشرے میں ہم رِہ رہے ہیں یہاں مرد و عورت کے لئے جس رنگ میں برابری کے درجات کا تعین کیا گیا ہے۔ اس کے باعث بعض عورتوں نے حیا اور پاکدامنی کی صحیح اسلامی تعیین کو بھلا کر اپنی مرضی اور پسند کے راستوں کو چُن لیا ہے۔ جس کی وجہ سے بعض احمدی عورتیں اور بچیاں معاشرتی دباؤ کا شکار ہو جاتی ہیں اور بعض احمدی عورتیں اور بچیاں ایک منافقانہ صورتِ حال پیش کرنے کا موجب بن جاتی ہیں یعنی مسجد میں جاتے ہوئے یا جماعتی پروگرام میں شمولیت کے لئے پردہ کر لیتی ہیں اور دیگر کاموں کے لئے باہر جاتے ہوئے مکمل بے پردگی اختیار کرتی ہیں۔ یُوں وہ اپنی تعلیمات پر بھی قائم رہنا چاہتی ہیں، جماعت سے وابستگی کا بھی بھرپور اظہار کرتی ہیں لیکن معاشرتی دباؤ کا شکار ہونے کے باعث ایک احمدی عورت کے وقار کو مجروح کرنے کا باعث بن رہی ہوتی ہیں۔

پیاری بہنو! شرم و حیا عورت کا زیور ہے۔ اور زیور خوبصورتی کا باعث ہوتا ہے اس لئے ہم احمدی عورتوں کو اپنی آئندہ نسلوں کی بقا کے لئے حیاداری کے تمام لوازمات کو ملحوظِ خاطر رکھنا چاہیئے اور پردہ کے حکم کو اپنی پسند ناپسند کی بجائے اپنی حفاظت کے لیئے اپنانا چاہیئے۔ یقیناً ایک پردہ کرنے والی عورت کی معاشرے میں پہچان زیادہ عزت والی ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو حیادار، باوقار احمدی عورت بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

فرزانہ سنوری

رسالہ النساء کے لئے درج ذیل بہنوں کی نگارشات گزشتہ چند ماہ کے عرصہ میں موصول ہوئیں۔ یہ مضامین وقتاً فوقتاً شاملِ اشاعت رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

مضمون	پیشکش	جماعت
بچوں میں باجماعت نماز کیلئے ماں کا کردار	عنبرین منظور	مسی ساگا ویسٹ
بچوں میں باجماعت نماز کیلئے ماں کا کردار	غزالہ سعید	بریمپٹن پیل ویلج
دینی ترقی کے ذرائع	طاہرہ چوہدری	پیس ویلج ایسٹ
رمضان المبارک کے فیوض و برکات	شاہین نصیر	ونڈسر
اطاعت	ظلِ ہما	پیس ویلج ایسٹ
آدابِ مجلس	ظل ہما	پیس ویلج ایسٹ
میرے پیارے والد محترم	سعدیہ ثروت	بریمپٹن کیسل مور
خلافت اور ہماری ذمہ داریاں	سعدیہ عزیز	کیلگری نارتھ ویسٹ
قربانی کے مسائل	عاصمہ سلیم	ریکمڈیل
رمضان کے روزے		بریمپٹن پیل ویلج
نظم-سیالکوٹ میں مسجد پر حملہ	عامر حسنی	نیو مارکیٹ
نظم۔احمدیت کے نڈر شہیدوں کے نام	نعیمہ مبشر	ایڈمنٹن ویسٹ
نظم-۔ آغوشِ مادر	امتہ الباری ناصر	آٹواہ ایسٹ
نظم۔سلسلہ لامتناہی	ہانیہ نور	کیلگری میکنائیڈ
حمدِ باری تعالیٰ	حافظہ فائزہ ناصر	
نظم۔ بچپن کا دسمبر	قانتہ	درہم

خطبہ جمعہ

ہر ایک پرہیز گار کو اس تمدّنی زندگی میں غض بصر کی عادت ڈالنا چاہیے

اگر پردے کی اپنی پسند سے تشریح کرنی شروع کر دیں تو اس کا تقدس کبھی قائم نہیں ہو سکتا۔

پردے کی اہمیت اور اسکی برکات و فوائد۔ پردے کو فرسودہ یا غیر ضروری قرار دینا درُست نہیں۔ شادی بیاہ کے مواقع پر پردہ کے احکام کا خیال رکھنا۔ انٹرنیٹ کے خطرات اور ان سے ہوشیار رہنے کی تلقین۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30 جنوری 2004ء بمطابق 30/ صلح 1383 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ۙ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۙ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ؕ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ؕ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ﴿31﴾ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ؗ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ؗ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ؗ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴿32﴾

اِن آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ

مومنوں کو کہہ دے کہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔ یہ بات ان کے لئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ یقیناً اللہ، جو وہ کرتے ہیں، اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔ اور مومن عورتوں سے کہہ دے کہ وہ اپنی آنکھیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اس کے کہ جو اس میں سے از خود ظاہر ہو۔ اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈال لیا کریں۔ اور اپنی زینتیں ظاہر نہ کیا کریں مگر اپنے خاوندوں کے لئے یا اپنے باپوں یا اپنے خاوندوں کے باپوں یا اپنے بیٹوں کے لئے یا اپنے خاوندوں کے بیٹوں کے لئے یا اپنے بھائیوں یا اپنے بھائیوں کے بیٹوں یا اپنی بہنوں کے بیٹوں یا اپنی عورتوں یا اپنے زیر نگیں مردوں کے لئے یا مردوں میں ایسے خادموں کے لئے جو کوئی (جنسی) حاجت نہیں رکھتے یا ایسے بچوں کے لئے جو عورتوں کی پردہ دار جگہوں سے بے خبر ہیں۔ اور وہ اپنے پاؤں اس طرح نہ ماریں کہ (لوگوں پر) وہ ظاہر کر دیا جائے جو (عورتیں عموماً) اپنی زینت میں سے چھپاتی ہیں۔ اور اے مومنو! تم سب کے سب اللہ کی طرف توبہ کرتے ہوئے جھکو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔ (النور: 31-32)

آج کی ان آیات سے جو مَیں نے تلاوت کی ہیں، سب کو اندازہ ہو گیا ہو گا کہ کس چیز کے بارہ میں مَیں بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اس مضمون کو خلاصۃً دو تین مرتبہ پہلے بھی مختلف اوقات میں بیان کر چکا ہوں۔ لیکن مَیں سمجھتا ہوں کہ اس مضمون کو کھولنے کی مزید ضرورت ہے۔ کیونکہ بعض خطوط سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابھی بہت سے ایسے ہیں جو اس حکم کی اہمیت کو یعنی پردے کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ کوئی کہہ دیتا ہے کہ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے لیے کیا صرف پردہ ہی ضروری ہے؟ کیا اسلام کی ترقی کا انحصار صرف پردہ پر ہی ہے؟ کئی لوگ کہنے لگ جاتے ہیں کہ یہ فرسودہ باتیں ہیں، پرانی باتیں ہیں اور ان میں نہیں پڑنا چاہیئے، زمانے کے ساتھ چلنا چاہیئے۔ گو جماعت میں ایسے لوگوں کی

تعداد بہت معمولی ہے لیکن زمانے کی رَو میں بہنے کے خوف سے دل میں بے چینی پیدا ہوتی ہے اور اس معمولی چیز کو بھی معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے۔

ایسے لوگوں کو میرا ایک جواب یہ ہے کہ جس کام کو کرنے یا نہ کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے ہمیں دیا ہے اور اس کامل اور مکمل کتاب میں اس بارہ میں احکام آگئے ہیں اور جن اوامر و نواہی کے بارہ میں آنحضرت ﷺ ہمیں بتا چکے ہیں کہ یہ صحیح اسلامی تعلیم ہے تو اب اسلام اور احمدیت کی ترقی اسی کے ساتھ وابستہ ہے۔ چاہے اسے چھوٹی سمجھیں یا نہ سمجھیں اور یہ آخری شرعی کتاب جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر اُتاری ہے اس کی تعلیم کبھی فرسودہ اور پرانی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے جن کے دلوں میں ایسے خیالات آتے ہیں وہ اپنی اصلاح کی کوشش کریں اور استغفار کریں۔

ان آیات میں جن باتوں کا ذکر کیا گیا ہے ان کو مَیں مزید کھولتا ہوں۔ سب سے پہلے تو مردوں کو حکم ہے کہ غضِّ بصر سے کام لیں۔ یعنی اپنی آنکھ کو اُس چیز کو دیکھنے سے روکے رکھیں جس کا دیکھنا منع ہے۔ یعنی بلا وجہ نا محرم عورتوں کو نہ دیکھیں۔ جب بھی نظر اُٹھا کر پھریں گے تو پھر تجسس میں آنکھیں پیچھا کرتی چلی جاتی ہیں اس لئے قرآن شریف کا حکم ہے کہ نظریں جھکا کے چلو۔ اسی بیماری سے بچنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے فرمایا ہے کہ نیم وا آنکھوں سے چلو۔ یعنی اَدھ کھلی آنکھوں سے، راستوں پر پوری آنکھیں پھاڑ کر نہ چلو۔ بند بھی نہ ہوں کہ ایک دوسرے کو ٹکریں مارتے پھرو۔ لیکن اتنی کھلی ہوں کہ کسی بھی قسم کا تجسس ظاہر نہ ہوتا ہو کہ جس چیز پر ایک دفعہ نظر پڑ جائے پھر اس کو دیکھتے ہی چلے جانا ہے۔ نظر کس طرح ڈالنی چاہیئے اس کی آگے حدیث سے وضاحت کروں گا۔ لیکن اس سے پہلے علامہ طبری کا جو بیان ہے وہ پیش کرتا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ غضِ بصر سے مراد اپنی نظر کو ہر اس چیز سے روکنا ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے روکا ہے۔

(تفسیر الطبری جلد 18 صفحہ 116-117)

تو مردوں کے لیے تو پہلے ہی حکم ہے کہ اپنی نظریں نیچی رکھو اور اگر مرد اپنی نظریں نیچی رکھیں گے تو بہت سی برائیوں کا تو یہیں خاتمہ ہو جاتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ السلام فرماتے ہیں کہ

”ہر ایک پرہیز گار جو اپنے دل کو پاک رکھنا چاہتا ہے اس کو نہیں چاہیئے کہ حیوانوں کی طرح جس طرف چاہے۔ بے محابا نظر اُٹھا کر دیکھ لیا کرے بلکہ اس کے لئے اس تمدّنی زندگی میں غضِ بصر کی عادت ڈالنا ضروری ہے اور یہ وہ مبارک عادت ہے جس سے اس کی یہ طبعی حالت ایک بھاری خُلق کے رنگ میں آجائے گی“۔ (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 102-103۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 444)

پھر مومن عورتوں کے لئے حکم ہے کہ غضِ بصر سے کام لیں اور آنکھیں نیچی رکھا کریں۔ اگر عورت اونچی نظر کر کے چلے گی تو ایسے مرد جن کے دلوں پر شیطان نے قبضہ کیا ہوا ہے وہ تو پھر ان عورتوں کے لئے مشکلات ہی پیدا کرتے رہیں گے۔ تو ہر عورت کو چاہیئے کہ اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو بدنامی سے بچانے کے لئے، اللہ تعالیٰ کا جو حکم ہے غضِ بصر کا، اس پر عمل کرے تا کہ کسی بھی قسم کی بدنامی کا باعث نہ ہو، کیونکہ اس قسم کے مرد جن کے دلوں میں کجی ہو، شرارت ہو تو وہ بعض دفعہ ذرا سی بات کا بتنگڑ بنا لیتے ہیں اور پھر بلاوجہ کے تبصرے شروع ہو جاتے ہیں۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے اپنی بیویوں کو یہاں تک فرمایا تھا کہ اگر مخنث آئے تو اس سے بھی پردہ کرو۔ ہو سکتا ہے کہ یہ باہر جا کر دوسرے مردوں سے باتیں کرے اور اس طرح اشاعت فحش کا موجب ہو۔ تو دیکھیں آنحضرت ﷺ نے کس حد تک پابندی لگائی ہے۔ کجا یہ کہ جوان مرد جن کے دل میں کیا کچھ ہے ہمیں نہیں پتہ، ان سے نظر میں نظر ڈال کر بات کی جائے یا دیکھا جائے۔ بلکہ یہ بھی حکم ہے کہ کسی مجبوری کی وجہ سے کسی مرد سے بات کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو ایسا لہجہ ہونا چاہیئے جس میں تھوڑی سی خفگی ہو، تُرشی ہو، تا کہ مرد کے دل میں کبھی کوئی بُرا خیال نہ پیدا ہو۔ تو اس حد تک سختی کا حکم ہے اور بعض جگہوں پر ہمارے ہاں شادیوں وغیرہ پر لڑکوں کو کھانا Serve کرنے کے لئے بلا لیا جاتا ہے دیکھیں کہ سختی کس حد تک ہے اور کجا یہ ہے کہ لڑکے بلا لئے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ چھوٹی عمر والے ہیں حالانکہ چھوٹی عمر والے بھی جن کو کہا جاتا ہے وہ بھی کم از کم 17، 18 سال کی عمر کے ہوتے ہیں۔ بہر حال بلوغت کی عمر کو ضرور پہنچ گئے ہوتے ہیں۔ وہاں شادیوں پر جوان بچیاں بھی پھر رہی ہوتی ہیں اور پھر پتہ نہیں جو بیرے بلائے جاتے ہیں کس قُماش کے ہیں تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ بلوغت کی عمر کو پہنچ چکے ہوتے ہیں اور ان سے پردے کا حکم ہے۔ اگر چھوٹی عمر کے بھی ہیں تو جس ماحول میں وہ بیٹھتے ہیں، کام کر رہے ہوتے ہیں ایسے ماحول میں بیٹھ کر ان کے ذہن بہر حال گندے ہو چکے ہوتے ہیں اور سوائے کسی استثناء کے اِلَّا ماشاء اللہ، اچھی زبان ان کی نہیں ہوتی اور نہ خیالات اچھے ہوتے ہیں۔ پاکستان میں تو مَیں نے دیکھا ہے کہ عموماً یہ لڑکے تسلی بخش نہیں ہوتے۔ تو ماؤں کو بھی کچھ ہوش کرنی چاہیے کہ اگر ان کی عمر پردے کی عمر سے گزر چکی ہے تو کم از کم اپنی بچیوں کا تو خیال رکھیں۔ کیونکہ ان کام کرنے والے لڑکوں کی

نظریں تو آپ نیچی نہیں کر سکتے۔ یہ لوگ باہر جا کر تبصرے بھی کر سکتے ہیں اور پھر بچیوں کی، خاندان کی بدنامی کا باعث بھی ہو سکتے ہیں۔

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے فرمایا تھا کہ احمدی لڑکے، خدام، اطفال کی ٹیم بنائی جائے جو اس طرح شادیوں وغیرہ پر کام کریں خدمت خلق کا کام بھی ہو جائے گا اور اخراجات میں بھی کمی ہو جائے گی۔ بہت سے گھر ہیں جو ایسے بیروں وغیرہ کو رکھنا Afford ہی نہیں کر سکتے لیکن دکھاوے کے طور پر بعض لوگ بلا بھی لیتے ہیں تو اس طرح احمدی معاشرے میں باہر سے لڑکے بلانے کا رواج بھی ختم ہو جائے گا۔ خدام الاحمدیہ، انصاراللہ یا اگر لڑکیوں کے فنکشن ہیں تو لجنہ اماء اللہ کی لڑکیاں کام کریں۔ اور اگر زیادہ ہی شوق ہے کہ ضرور ہی خرچ کرنا ہے، Serve کرنے والے لڑکے بُلانے ہیں یا لوگ بلانے ہیں تو پھر مردوں کے حصے میں مرد آئیں۔ یہاں مَیں نے دیکھا ہے کہ عورتیں بھی Serve کرتی ہیں عورتوں کے حصے میں تو وہاں پھر عورتوں کا انتظام ہونا چاہیے اور اس بارہ میں کسی بھی قسم کے احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ بعض لوگ دیکھا دیکھی خرچ کر رہے ہوتے ہیں تو یہ ایک طرح کا احساسِ کمتری ہے۔ کسی قسم کا احساسِ کمتری نہیں ہونا چاہئے۔ اگر یہ ارادہ کر لیں کہ ہم نے قرآن کے حکم کی تعمیل کرنی ہے اور پاکیزگی کو بھی قائم رکھنا ہے تو کام تو ہو ہی جائے گا لیکن اس کے ساتھ ہی آپ کو ثواب بھی مل رہا ہو گا۔

پھر فرمایا کہ زینت ظاہر نہ کرو۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جیسا عورتوں کو حکم ہے میک اپ وغیرہ کر کے باہر نہ پھریں۔ باقی قد کاٹھ، ہاتھ پیر، چلنا پھرنا، جب باہر نکلیں گے تو نظر آ ہی جائے گا۔ یہ زینت کے زمرے میں اس طرح نہیں آتے کیونکہ اسلام نے عورتوں کے لئے اس طرح کی قید نہیں رکھی۔ تو فرمایا کہ جو خود بخود ظاہر ہوتی ہو اس کے علاوہ۔ باقی چہرے کا پردہ ہونا چاہیئے اور یہی اسلام کا حکم ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اسکی ایک تشریح یہ فرمائی تھی کہ ماتھے سے لے کر ناک تک کا پردہ ہو۔ پھر چادر سامنے گردن سے نیچے آ رہی ہو۔ اسطرح بال بھی نظر نہیں آنے چاہئیں۔ سکارف یا چادر جو بھی چیز عورت اوڑھے وہ پیچھے سے بھی اتنی لمبی ہو کہ بال وغیرہ چھپ جاتے ہوں۔

(اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا) یعنی سوائے اس کے جو آپ ہی آپ ظاہر ہو اس کے بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

(اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا) یعنی سوائے اس کے جو آپ ہی آپ ظاہر ہو یہ الفاظ دلالت کرتے ہیں کہ جو چیز خود بخود ظاہر ہو شریعت نے صرف اس کو جائز رکھا ہے۔ یہ نہیں کہ جس مقام کو کوئی عورت آپ ظاہر کرنا چاہے۔ اس کا ظاہر کرنا اس کے لئے جائز ہو۔ میرے نزدیک آپ ہی آپ ظاہر ہونے والی موٹی چیزیں دو ہیں یعنی قد اور جسم کی حرکات اور چال لیکن عقلاً یہ بات ظاہر ہے کہ عورت کے کام کے لحاظ سے یا مجبوری کے لحاظ سے جو چیز آپ ہی آپ ظاہر ہو وہ پردے میں داخل نہیں۔ چنانچہ اسی اجازت کے ماتحت طبیب عورتوں کی نبض دیکھتا ہے۔ کیونکہ بیماری مجبور کرتی ہے کہ اس چیز کو ظاہر کر دیا جائے۔

پھر فرمایا کہ اگر کسی گھرانے کے مشاغل ایسے ہوں کہ عورتوں کو باہر کھیتوں میں یا میدانوں میں کام کرنا پڑے تو اُن کے لئے آنکھوں سے لے کر ناک تک کا حصہ کھلا رکھنا جائز ہو گا۔ اور پردہ ٹوٹا ہوا نہیں سمجھا جائے گا کیونکہ بغیر اس کے کھولنے کے وہ کام نہیں کر سکتیں۔ اور جو حصہ ضروریاتِ زندگی کے لئے اور ضروریاتِ معیشت کے لئے کھولنا پڑتا ہے اس کا کھولنا پردے کے حکم میں ہی شامل ہے۔۔۔۔ لیکن جس عورت کے کام اسے مجبور نہیں کرتے کہ وہ کھلے میدانوں میں نکل کر کام کرے۔ اُس پر اس اجازت کا اطلاق نہ ہو گا۔ غرض (اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا) کے ماتحت کسی مجبوری کی وجہ سے جتنا حصہ ننگا کرنا پڑے ننگا کیا جا سکتا ہے۔ (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 298-299)

تو اس تفصیل سے پردے کی حد کی بھی کافی حد تک وضاحت ہو گئی کہ کیا حد ہے۔ چہرہ چھپانے کا بہر حال حکم ہے۔ اس حد تک چہرہ چھپایا جائے کہ بے شک ناک ننگا ہو اور آنکھیں ننگی ہوں تا کہ دیکھ بھی سکے اور سانس بھی لے سکے۔

چہرہ کا پردہ کیوں ضروری ہے اس بارہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے احادیث سے یہ دلیل دی ہے کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابیہ کو کسی لڑکی کا رشتہ آیا تھا، اسکی شکل دیکھنے کے لئے بھیجا تا کہ دیکھ کر آئیں۔ اگر چہرہ کا پردہ نہ ہوتا تو ظاہر ہے کہ پھر تو ہر ایک نے شکل دیکھی ہوتی۔

پھر دوسری مرتبہ یہ واقعہ حدیث میں بیان ہوتا ہے کہ جب ایک لڑکے کو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم فلاں لڑکی سے شادی کرنا چاہتے ہو تم نے اس کو دیکھا ہے؟ اگر نہیں دیکھا تو جا کر دیکھ آؤ۔ کیونکہ پردے کا حکم تھا بہر حال دیکھا نہیں ہو گا۔ تو جب وہ اس کے گھر گیا اور لڑکی کو دیکھنے کی خواہش کی تو اسکے باپ نے کہا کہ نہیں اسلام میں پردے کا حکم ہے اور مَیں تمہیں لڑکی نہیں دکھا سکتا۔ پھر اس نے آنحضرت ﷺ کا حوالہ دیا تب بھی وہ نہ مانا بہر حال ہر ایک کی اپنی ایمان کی حالت ہوتی ہے۔ اسلام کے اس حکم پر اس کی زیادہ سختی

تھی بجائے اس کے کہ آنحضرت ﷺ کے حکم کو موقعہ محل کے مطابق تسلیم کرتا اور مانتا۔ تو لڑکی جو اندر بیٹھے یہ باتیں سُن رہی تھی وہ باہر نکل آئی کہ اگر آنحضرت ﷺ کا حکم ہے تو پھر ٹھیک ہے میرا چہرہ دیکھ لو۔ تو اگر چہرہ کے پردہ کے حکم نہیں تھا تو حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ پھر آنحضرت ﷺ نے یہ کیوں فرمایا کہ ہر ایک کو پتہ ہوتا ہے کہ فلاں لڑکی کی یہ شکل ہے اور فلاں کی فلاں شکل۔

اسی طرح ایک اور موقع پر آنحضرت ﷺ اعتکاف میں تھے۔ رات کو حضرت صفیہ کو چھوڑنے جا رہے تھے تو سامنے سے دو آدمی آ رہے تھے ان کو دیکھ کر آنحضرت ﷺ نے فرمایا گھونگھٹ اُٹھاؤ اور فرمایا دیکھ لو یہ میری بیوی صفیہ ہی ہے۔ کوئی شیطان تم پر حملہ نہ کرے اور غلط الزام لگانا نہ شروع کر دو۔ تو چہرے کا پردہ بہر حال ہے۔

پھر حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ

”وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام میں منہ چھپانے کا حکم نہیں ان سے ہم پوچھتے ہیں کہ قرآن کریم تو کہتا ہے کہ زینت چھپاؤ اور سب سے زیادہ زینت کی چیز چہرہ ہی ہے اگر چہرہ چھپانے کا حکم نہیں تو پھر زینت کیا چیز ہے جس کو چھپانے کا حکم دیا گیا ہے۔ بے شک ہم اس حد تک قائل ہیں کہ چہرے کو اس طرح چھپایا جائے کہ اس کا صحت پر کوئی بُرا اثر نہ پڑے مثلاً باریک کپڑا ڈال لیا جائے یا عرب عورتوں کی طرز کا نقاب بنا لیا جائے جس میں آنکھیں اور ناک کا نتھنا آزاد رہتا ہے۔ مگر چہرے کو پردے سے باہر نہیں رکھا جا سکتا۔

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 103)

پھر فرمایا کہ جو عورتیں بڑھاپے کی وجہ سے کمزور ہو جائیں اور نکاح کے قابل نہ رہیں وہ اگر معروف پردہ چھوڑ دیں تو جائز ہے ہاں خواہ مخواہ زیور پہن کر اور بناؤ سنگھار کر کے باہر نہ نکلیں یعنی پردہ ایک عمر تک ہے اس کے بعد پردہ کے احکام ساقط ہو جاتے ہیں۔ ہمارے ملک نے پردہ کے احکام کو ایسی بُری طرح استعمال کیا ہے کہ جوان عورتیں پردہ چھوڑ رہی ہیں۔ اور بوڑھی عورتوں کو جبراً گھروں میں بٹھایا جا رہا ہے ۔۔۔۔ عورت کا چہرہ پردہ میں شامل ہے ورنہ اَنْ یَّضَعْنَ ثِیَابَھُنَّ کے یہ معنے کرنے پڑیں گے کہ مونہہ اور ہاتھ تو پہلے ہی ننگے تھے اب سینہ اور بازو بھی بلکہ سارا بدن بھی ننگا کرنا جائز ہو گیا حالانکہ اسے کوئی بھی تسلیم نہیں کرتا۔ (تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 396-397)

ہوتا یہی ہے کہ اگر پردہ کی خود تشریح کرنی شروع کر دیں اور ہر کوئی پردے کی اپنی پسند کی تشریح کرنی شروع کر دے تو پردے کا تقدس کبھی قائم نہیں رہ سکتا۔ اس لئے ماں باپ دونوں کو اپنی اولاد کے پردے کی طرف توجہ دینی چاہیئے اور یہ دونوں کی ذمہ داری ہے۔

اب کسی نے لکھا کہ مغربی ممالک میں ملازمت کے سلسلہ میں ایک یونیفارم ہے جس میں جینز اور بلاؤز یا سکرٹ استعمال ہوتا ہے تو کیا مَیں یہ پہن کر کام کر سکتی ہوں۔ اس کو مَیں نے جواب دیا کہ اگر لمبا کوٹ پہن کر اور سکارف سر پر رکھ کر کام کرنے کی اجازت ہے تو ٹھیک ہے ورنہ کوئی اجازت نہیں۔

اب اس میں جن عزیزوں یا رشتوں کا ذکر ہے کہ ان سے پردہ کی چُھوٹ ہے ان میں وہ سب لوگ ہیں جو انتہائی قریبی رشتہ دار ہیں۔ یعنی خاوند ہے، باپ ہے یا سسر ہے، بھائی ہے یا بھتیجے، بھانجے وغیرہ۔ ان کے علاوہ باقی جن سے رشتہ داری قریبی نہیں ان سب سے پردہ ہے۔

پھر فرمایا کہ اپنی عورتوں کے سامنے تم زینت ظاہر کر سکتی ہو۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ عورتوں کے سامنے زینت ظاہر کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسی عورتیں جو ہیں جن سے بے تکلفانہ یا بے حجابانہ تمہیں سامنے نہیں آنا چاہیے۔ اب بازاری عورتیں ہیں ان سے بچنے کی تو ہر شریف عورت کوشش کرتی ہے۔ ان کی حرکات، ان کا کردار ظاہر و باہر ہوتا ہے، سامنے ہوتا ہے لیکن بعض عورتیں ایسی بھی ہیں جو غلط قسم کے لوگوں کے لئے کام کر رہی ہوتی ہیں اور گھروں میں جا کر پہلے بڑوں سے دوستی کرتی ہیں جب ماں سے اچھی طرح دوستی ہو جائے تو پھر بچیوں سے تعلق قائم کرنے کی کوشش کرتی ہیں اور آہستہ آہستہ بعض دفعہ برائیوں کی طرف ان کو لے جاتی ہیں۔ تو ایسی عورتوں کے بارہ میں بھی یہ حکم ہے کہ ہر ایرے غیرے کو، ہر عورت کو اپنے گھروں میں نہ گھسنے دو۔ ان کے بارہ میں تحقیق کر لیا کرو، اس کے بعد قدم آگے بڑھاؤ۔

حضرت مصلح موعودؓ نے لکھا ہے کہ پہلے یہ طریق ہوا کرتا تھا لیکن اب کم ہے۔ (کسی زمانے میں کم تھا لیکن آج کل پھر بعض جگہوں سے ایسی اطلاعیں آتی ہیں کہ پھر بعض جگہوں پر ایسے گروہ بن رہے ہیں) جو اس قسم کی حرکات کرتے ہیں۔ خاص طور پر احمدی بچوں کو پاکستان میں بہت زیادہ احتیاط کرنی چاہیئے۔ بلکہ ماں باپ کو بھی احتیاط کرنی چاہیئے کہ بعض دفعہ گھریلو کام کے لئے ایک عورت گھر میں داخل ہوتی ہے اور اصل میں وہ ایجنٹ ہوتی ہے کسی کی اور اس طرح پھر آہستہ آہستہ ورغلا کر پہلے دوستی کے ذریعہ اور پھر دوسرے ذریعوں سے غلط قسم کی عادتیں ڈال دیتی ہیں بچیوں کو، تو ایسے ملازمین یا ملازمائیں جو رکھی جاتی ہیں، ان سے احتیاط کرنی چاہیے اور بغیر تحقیق کے نہیں

رکھنی چاہیئے۔ اسی طرح اب اس طرح کا کام، بُری عورتوں والا، انٹرنیٹ نے بھی شروع کر دیا ہے۔ جرمنی وغیرہ میں اور بعض دیگر ممالک میں ایسی شکایات پیدا ہوئی ہیں کہ بعض لوگوں کے گروہ بنے ہوئے ہیں جو آہستہ آہستہ پہلے علمی باتیں کر کے یا دوسری باتیں کر کے چارہ ڈالتے ہیں اور پھر دوستیاں پیدا ہوتی ہیں اور پھر غلط راستوں پر ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

مَیں متعدد بار انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں احتیاط کا کہہ چکا ہوں بعد میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ یہ باپوں کی بھی ذمہ داری ہے، یہ ماؤں کی بھی ذمہ داری ہے کہ انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارہ میں بچوں کو ہوشیار کریں۔ خاص طور پر بچیوں کو۔ اللہ تعالیٰ ہماری بچیوں کو محفوظ رکھے۔ تو ملازم رکھنے ہوں یا دوستیاں کرنی ہوں جس کو آپ اپنے گھر میں لے کر آرہے ہیں اس کے بارہ میں بہت چھان بین کر لیا کریں۔ آج کل معاشرہ ایسا نہیں کہ ہر ایک کو بلا سوچے سمجھے اپنے گھر میں لے آئیں۔ یہ قرآن کا حکم ہے اور اس پر عمل کرنے میں ہی ہماری بھلائی ہے۔

پھر بعض جگہوں پر یہ بھی رواج ہے کہ ہر قسم کے ملازمین کے سامنے بے حجابانہ آجاتے ہیں۔ تو سوائے گھروں کے وہ ملازمین یا وہ بچے جو بچوں میں پلے بڑھے ہیں یا پھر بہت ہی ادھیڑ عمر کے ہیں۔ جو اس عمر سے گزر چکے ہیں کہ کسی قسم کی بد نظری کا خیال پیدا ہوا یا گھر کی باتیں باہر نکالنے کا ان کو کوئی خیال ہو۔ اس کے علاوہ ہر قسم کے لوگوں سے، ملازمین سے، پردہ کرنا چاہیئے۔ بعض جگہ دیکھا گیا ہے کہ ایسے ملازمین جن کو ملازمت میں آئے چند ماہ ہی ہوئے ہوتے ہیں، بے دھڑک بیڈ روم میں بھی آجا رہے ہوتے ہیں اور عورتیں اور بچیاں بعض دفعہ وہاں بغیر دوپٹوں کے بھی بیٹھی ہوئی ہوتی ہیں اور اس کو روشن دماغی کا نام دیا جاتا ہے۔ یہ روشن دماغی نہیں ہے۔ جب اس کے نتائج سامنے آتے ہیں تو پچھتاتے ہیں۔

پھر جو چُھوٹ ہے اس آیت میں وہ چھوٹے بچوں سے پردہ کی ہے۔ فرمایا کہ چال بھی تمہاری اچھی ہونی چاہیئے، باوقار ہونی چاہیئے، یونہی پاؤں زمین پر مار کے نہ چلو۔ اور ایسی باوقار چال ہو کہ کسی کو جرأت نہ ہو کہ تمہاری طرف غلط نظر سے دیکھ بھی سکے۔ جب تم پردوں میں ہو گی اور مکمل طور پر صاحبِ وقار ہو گی تو کسی کو جرأت نہیں ہو سکتی کہ ایک نظر کے بعد دوسری نظر ڈالے۔

پھر ہمارے معاشرے میں زیور وغیرہ کی نمائش کا بھی بہت شوق ہے گو چوروں، ڈاکوؤں کے خوف سے اب اس طرح تو نہیں پہنا جاتا لیکن پھر بھی شادی بیاہوں پر اس طرح بعض دفعہ ہو جاتا ہے کہ راستوں سے عورتیں گزر کر جا رہی ہوتی ہیں جہاں مرد بھی کھڑے ہوتے ہیں اور وہاں ڈگر ڈگر زیور کی نمائش بھی ہو رہی ہوتی ہے۔ تو اس سے بھی احتیاط کرنی چاہیئے۔

پھر حضرت مصلح موعودؓ نے پاؤں زمین پر مارنے سے ایک یہ بھی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ شریعت نے ناچ یا ڈانس کو بھی مکمل طور پر منع کر دیا ہے کیونکہ اس سے بھی بے حیائی پھیلتی ہے اور بعض عورتیں کہتی ہیں کہ عورتیں عورتوں میں ناچ لیں تو کیا حرج ہے؟ عورتوں کے عورتوں میں ناچنے میں بھی حرج ہے۔ قرآن کریم نے کہہ دیا ہے کہ اس سے بے حیائی پھیلتی ہے تو بہر حال ہر احمدی عورت نے اس حکم کی پابندی کرنی ہے۔

اگر کہیں شادی بیاہ وغیرہ میں اس قسم کی اطلاع ملتی ہے کہ کہیں ڈانس وغیرہ یا ناچ ہوا ہے تو وہاں بہر حال نظام کو حرکت میں آنا چاہیے اور ایسے لوگوں کے خلاف کارروائی ہونی چاہیئے۔

اب بعض عورتیں ایسی ہیں جن کی تربیت میں کمی ہے کہہ دیتی ہیں کہ ربوہ جاؤ تو وہاں تو لگتا ہے کہ شادی اور مرگ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ کوئی ناچ نہیں، کوئی گانا نہیں، کچھ نہیں۔ تو اس میں پہلی بات تو یہ ہے کہ شرفاء کا ناچ اور ڈانس سے کوئی تعلق نہیں۔ اور اگر کسی کو اعتراض ہے تو ایسی شادیوں میں نہ شامل ہو۔ جہاں تک گانے کا تعلق ہے تو شریفانہ قسم کے، شادی کے گانے لڑکیاں گاتی ہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔ پھر دُعائیہ نظمیں ہیں جو پڑھی جاتی ہیں۔ تو یہ کس طرح کہہ سکتی ہیں کہ شادی میں اور موت میں کوئی فرق نہیں، یہ سوچوں کی کمی ہے۔ ایسے لوگوں کو اپنی حالت درُست کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ ہم تو دُعاؤں سے ہی نئے شادی شدہ جوڑوں کو رُخصت کرتے ہیں تا کہ وہ اپنی نئی زندگی کا ہر لحاظ سے بابرکت آغاز کریں اور ان کو اس خوشی کے ساتھ ساتھ دُعاؤں کی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کا گھر آباد رکھے، نیک اور صالح اولاد بھی عطا فرمائے۔ پھر یہ کہ وہ دونوں دین کے خادم ہوں اور ان کی نسلیں بھی دین کی خادم ہوں۔ پھر یہ ہے کہ دونوں فریق جو شادی کے رشتے میں منسلک ہوئے ہیں، ان کے لئے یہ دُعائیں بھی کرنی چاہئیں کہ وہ اپنے والدین کے اور اپنے رشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے والے بھی ہوں۔ تو احمدی تو اسی طرح شادی کرتے ہیں اگر کسی کو اس پر اعتراض ہے تو ہوتا رہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ہمیں یہی حکم ہے کہ خوشیاں بھی مناؤ تو سادگی سے مناؤ اور اللہ کی رضا کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھو۔ کیونکہ ہماری کامیابی کا انحصار اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور اسکی طرف جھکنے میں ہی ہے اس لئے ہم تو اسی طرح شادیاں

مناتے ہیں۔اور جو غیر بھی ہماری شادیوں میں شامل ہوتے ہیں وہ اچھا اثر لے کر جاتے ہیں۔

اب چند احادیث پیش کرتا ہوں۔

ابو ریحانہ روایت کرتے ہیں کہ وہ ایک غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ایک رات انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ''آگ اُس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں بیدار رہی اور آگ اُس آنکھ پر حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی خشیت کی وجہ سے آنسو بہاتی ہے''۔

پھر اس روایت میں یہ بھی ہے کہ آگ اُس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے کی بجائے جھک جاتی ہے اور اس آنکھ پر بھی حرام ہے جو اللہ عزوجل کی راہ میں پھوڑ دی گئی ہو۔

(سنن دارمی، کتاب الجہاد، باب فی الذی یسھر فی سبیل اللہ حارسا)

تو دیکھیں کہ غضِ بصر کا کتنا بڑا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں اور اس کی راہ میں جہاد کرنے والوں، شہید ہونے والوں یا دوسرے لفظوں میں اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے والی آنکھ کا رُتبہ ایسے لوگوں کو حاصل ہو رہا ہے جو اس حکم پر عمل کرتے ہوئے، ہمیشہ عبادت بجالانے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے والے ہوں گے۔

حضرت ابو سعید خُدریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

''راستوں پر مجلسیں لگانے سے بچو۔صحابہؓ نے عرض کی، یارسول اللہ ہمیں رستوں میں مجلسیں لگانے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پھر رستے کا حق ادا کرو۔انہوں نے عرض کی کہ اس کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا کہ ہر آنے جانے والے کے سلام کا جواب دو، غض بصر کرو، راستہ دریافت کرنے والے کی راہنمائی کرو، معروف باتوں کا حکم دو اور ناپسندیدہ باتوں سے روکو۔(مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 61 مطبوعہ بیروت)

دیکھیں کس قدر تاکید ہے کہ اول تو اگر کام نہیں ہے تو کوئی بلا وجہ راستے میں نہ بیٹھے۔اور اگر مجبوری کی وجہ سے بیٹھنا ہی پڑے تو پھر راستے کا حق ادا کرو۔بلا وجہ نظریں اُٹھا کے نہ بیٹھے رہو بلکہ غض بصر سے کام لو، اپنی نظروں کو نیچا رکھو، کیونکہ یہ نہیں کہ ایک دفعہ نظر پڑ گئی تو پھر ایک سرے سے دیکھنا شروع کیا اور دیکھتے ہی چلے گئے۔

اُمّ المومنین حضرت اُمّ سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس تھی اور میمونہؓ بھی ساتھ تھیں۔تو ابنِ مکتومؓ آگئے۔یہ پردہ کے حکم کے نزول سے بعد کی بات ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس سے پردہ کرو ہم نے عرض کی یارسول اللہ کیا وہ نابینا نہیں؟ نہ وہ ہمیں دیکھ سکتا ہے اور نہ ہی پہچان سکتا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم دونوں بھی اندھی ہو۔اور تم اس کو دیکھ نہیں رہیں۔

(ترمذی کتاب الادب عن رسول اللہ باب ماجاء فی احتجاب النساء من الرجال)

دیکھیں کس قدر پابندی ہے پردہ کی غض بصر کا حکم مردوں کو تو ہے، ساتھ ہی عورتوں کے لئے بھی ہے کہ تم نے کسی دوسرے کو بلا وجہ نہیں دیکھنا۔

حضرت جریرؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں رسول ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے بارہ میں دریافت کیا۔حضور نے فرمایا'' اِصْرِفْ بَصَرَکَ '' اپنی نگاہ ہٹالو۔(ابوداؤد کتاب النکاح باب فی مایؤمر بہ من غض البصر)

تو دیکھیں اسلامی پردہ کی خوبیاں۔نظر پڑ جاتی ہے ٹھیک ہے، قدرتی بات ہے۔ایک طرف تو یہ فرمادیا عورت کو کہ تمہیں باہر نکلنے کی اجازت اس صورت میں ہے کہ پردہ کر کے باہر نکلو اور جو ظاہری نظر آنے والی چیزیں ہیں، خود ظاہر ہونے والی ہیں ان کے علاوہ زینت ظاہر نہ کرو۔اور دوسری طرف مردوں کو یہ کہہ دیا کہ اپنی نظریں نیچی رکھو، بازار میں بیٹھو تو نظر نیچی رکھو اور اگر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹالو تا کہ نیک معاشرے کا قیام عمل میں آتا رہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ فضل (بن عباس) رسول اللہ ﷺ کے پیچھے سوار تھے تو خَثْعَمْ قبیلہ کی ایک عورت آئی۔فضل اسے دیکھنے لگ پڑے اور وہ فضل کو دیکھنے لگ گئی۔تو اس پر نبی کریم ﷺ نے فضل کا چہرہ دوسری طرف موڑ دیا۔

(بخاری کتاب الحج باب وجوب الحج وفضلہ)

حضرت ابو امامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان کی کسی عورت کی خوبصورتی پر نگاہ پڑتی ہے اور وہ غض بصر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے ایسی عبادت کی توفیق دیتا ہے جس کی حلاوت وہ محسوس کرتا ہے۔(مسند احمد مسند باقی الانصار باب حدیث ابی امامۃ الباھلی الصدی بن عجلان)

تو دیکھیں نظریں اس لئے نیچی کرنا کہ شیطان اس پر کہیں قبضہ نہ کر لے، اس وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو نیکیوں کی توفیق دیتا ہے اور عبادات کی توفیق دیتا ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

''اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے

پردہ کرے اس سے غرض یہ ہے کہ نفسِ انسانی پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے۔ کیونکہ ابتداء میں اس کی یہی حالت ہوتی ہے کہ وہ بدیوں کی طرف جھکا پڑتا ہے اور ذرا سی بھی تحریک ہو تو بدی پر ایسے گرتا ہے جیسے کئی دنوں کا بھوکا آدمی کسی لذیذ کھانے پر۔ یہ انسان کا فرض ہے کہ اس کی اصلاح کرے۔۔۔۔ یہ ہے سِرّ اسلامی پردہ کا اور میں نے خصوصیت سے اسے ان مسلمانوں کے لئے بیان کیا ہے جن کو اسلام کے احکام اور حقیقت کی خبر نہیں۔

(البدر جلد 3 نمبر 34 مورخہ 18 ستمبر 1904 صفحہ 6-7۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ 443)

پھر فرماتے ہیں

ایماندار عورتوں کو کہہ دے کہ وہ بھی اپنی آنکھوں کو نامحرم مردوں کے دیکھنے سے بچائیں اور اپنے کانوں کو بھی نامحرموں سے بچائیں یعنی ان کی پُر شہوت آوازیں نہ سُنیں اور اپنے ستر کی جگہ کو پردہ میں رکھیں اور اپنی زینت کے اعضاء کو کسی غیر محرم پر نہ کھولیں اور اپنی اوڑھنی کو اس طرح سر پر لیں کہ گریبان سے ہو کر سر پر آجائے یعنی گریبان اور دونوں کان اور سر اور کنپٹیاں سب چادر کے پردہ میں رہیں اور اپنے پیروں کو زمین پر ناچنے والوں کی طرح نہ ماریں۔ یہ وہ تدبیر ہے کہ جس سے پابندی ٹھوکر سے بچا سکتی ہے۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 100-101، بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ 444)

پھر فرمایا: مومن کو نہیں چاہیئے کہ دریدہ دہن بنے یا بے محابا اپنی آنکھ کو ہر طرف اُٹھائے پھرے، بلکہ (یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ) (النور: 31) پر عمل کر کے نظر کو نیچی رکھنا چاہیئے اور بد نظری کے اسباب سے بچنا چاہیئے"۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 533 از نوٹ بک مولوی شیر علی صاحب)

اب یہ جو غض بصر کا حکم ہے، پردے کا حکم ہے اور توبہ کرنے کا بھی حکم ہے، یہ سب احکام ہمارے فائدے کے لئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا پیارا، اپنا قرب عطا فرمائے گا کہ اس کے احکامات پر عمل کیا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اس معاشرے میں، اس دنیا میں جہاں تم رہ رہے ہو، ان نیکیوں کی وجہ سے تمہاری پاکدامنی بھی ثابت ہو رہی ہو گی اور کوئی انگلی تم پر یہ اشارہ کرتے ہوئے نہیں اُٹھے گی کہ دیکھو یہ عورت یا مرد اخلاقی بے راہ روی کا شکار ہے، ان سے بچ کر رہو۔ اور یہ کہتے پھریں لوگ کہ خود بھی بچو اور اپنے بچوں کو بھی ان سے بچاؤ۔ نہیں بلکہ ہر جگہ اس نیکی کی وجہ سے ہمیں عزت کا مقام ملے گا۔ دیکھیں جب ہرقل بادشاہ نے ابوسفیان سے آنحضرت ﷺ کی تعلیم کے بارہ میں پوچھا کہ کیا ان کی تعلیم ہے اور کیا ان کے عمل ہیں۔ تو باوجود دُشمنی کے ابوسفیان نے اور بہت ساری باتوں کے علاوہ یہی جواب دیا کہ وہ پاکدامنی کی تعلیم دیتے ہیں۔ تو ہرقل نے اس کو جواب دیا کہ یہی ایک نبی کی صفت ہے۔

پھر محمد بن سیرین سے روایت ہے کہ آنحضور ﷺ نے درج ذیل امور کی وصیت کی پھر ایک لمبی روایت بیان کی جس میں سے ایک وصیت یہ ہے کہ عفت (یعنی پاکدامنی) اور سچائی، زنا اور کذب بیانی کے مقابلہ میں بہتر اور باقی رہنے والی ہے۔ (سنن دار قطنی، کتاب الوصایا، باب مایستحب بالوصیۃ من التشھد والکلام)

تو پاکدامنی ایسی چیز ہے جو ہمیشہ رہنے والی ہے اور جس میں ہو اُس کا طُرہ امتیاز ہو گی اور ہمیشہ ہر انگلی اس پر اس کی نیکی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اُٹھے گی۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

ایمانداروں کو جو مرد ہیں کہہ دے کہ آنکھوں کو نامحرم عورتوں کے دیکھنے سے بچائے رکھیں اور ایسی عورتوں کو کھلے طور سے نہ دیکھیں جو شہوت کا محل ہو سکتی ہیں۔ (اب اس میں ایسی عورتیں بھی ہیں جو پردہ میں نہیں ہوتیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ جو عورت پردے میں نہیں ہے اسکو دیکھنے کی اجازت ہے بلکہ ان کو بھی دیکھنے سے بچیں) اور ایسے موقعوں پر خوابیدہ نگاہ کی عادت پکڑیں اور اپنے ستر کی جگہ کو جسطرح ممکن ہو بچاویں ایسا ہی کانوں کو نامحرموں سے بچاویں یعنی بیگانہ عورتوں کے گانے بجانے اور خوش الحانی کی آوازیں نہ سُنے، ان کے حُسن کے قصے نہ سُنے۔ یہ طریق پاک نظر اور پاک دِل رہنے کے لئے عمدہ طریق ہے۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ 100- بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد سوم صفحہ 440)

اب تو گانے وغیرہ سے بڑھ کر بیہودہ فلموں تک نوبت آگئی ہے۔ اس بارے میں عورتوں اور مردوں دونوں کو یکساں احتیاط کی ضرورت ہے، دونوں کو احتیاط کرنی چاہیے۔ دُکانیں کھلی ہوئی ہیں، جا کے ویڈیو کیسٹ لے آئیں یا سیڈیز لے آئیں اور پھر انتہائی بے ہودہ اور لُچر قسم کی فلمیں اور ڈرامے ان میں ہوتے ہیں۔ جماعتی نظام کو بھی اور ذیلی تنظیموں کو بھی اس بارہ میں نظر رکھنی چاہیے اور اس کے نتائج سے لوگوں کو، بچوں کو آگاہ کرتے رہنا چاہیے، سمجھانا چاہیئے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ یہ چیزیں بالآخر غلط راستوں پر لے جاتی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"خدائے تعالیٰ نے خلق احصان یعنی عفت کے حاصل کرنے کے

لیے صرف اعلیٰ تعلیم ہی نہیں فرمائی بلکہ انسان کو پاک دامن رہنے کے لئے پانچ علاج بھی بتلا دیئے ہیں۔ یعنی یہ کہ (1) اپنی آنکھوں کو نامحرم پر نظر ڈالنے سے بچانا (2) کانوں کو نامحرموں کی آواز سننے سے بچانا (3) نامحرموں کے قصے نہ سُننا اور (4) ایسی تمام تقریبوں سے جن میں اس بد فعل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو اپنے تئیں بچانا (5) اگر نکاح نہ ہو تو روزہ رکھنا وغیرہ۔

اس جگہ ہم بڑے دعویٰ کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ اعلیٰ تعلیم ان سب تدبیروں کے ساتھ جو قرآن شریف نے بیان فرمائی ہیں صرف اسلام ہی سے خاص ہے اور اس جگہ ایک نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے اور وہ یہ ہے کہ چونکہ انسان کی وہ طبعی حالت جو شہوات کا منبع ہے جس سے انسان بغیر کسی کامل تغیّر کے الگ نہیں ہو سکتا یہی ہے کہ اس کے جذباتِ شہوت، محل اور موقع پا کر جوش مارنے سے رِہ نہیں سکتے۔ یا یُوں کہو کہ سخت خطرہ میں پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی کہ ہم نامحرم عورتوں کو بلا تکلف دیکھ تو لیا کریں اور ان کی تمام زینتوں پر نظر ڈال لیں۔ اور ان کے تمام انداز ناچنا وغیرہ مشاہدہ کر لیں لیکن پاک نظر سے دیکھیں اور نہ یہ تعلیم ہمیں دی ہے کہ ہم ان بیگانہ جوان عورتوں کا گانا بجانا سُن لیں اور ان کے حُسن کے قصے بھی سُنا کریں لیکن پاک خیال سے سُنیں بلکہ ہمیں تاکید ہے کہ ہم نامحرم عورتوں کو اور ان کی زینت کی جگہ کو ہرگز نہ دیکھیں۔ نہ پاک نظر سے اور نہ ناپاک نظر سے اور انکی خوش الحانی کی آوازیں اور ان کے حُسن کے قصے نہ سُنیں۔ نہ پاک خیال سے اور نہ ناپاک خیال سے۔ بلکہ ہمیں چاہیئے کہ ان کے سُننے اور دیکھنے سے نفرت رکھیں جیسا کہ مردار سے، تا ٹھوکر نہ کھاویں۔ کیونکہ ضرور ہے کہ بے قیدی کی نظروں سے کسی وقت ٹھوکریں پیش آویں۔ سو چونکہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہماری آنکھیں اور دل اور ہمارے خطرات سب پاک رہیں اس لئے اس نے یہ اعلیٰ درجہ کی تعلیم فرمائی۔ اس میں کیا شک ہے کہ بے قیدی ٹھوکر کا موجب ہو جاتی ہے۔

پھر فرمایا: خدا تعالیٰ نے چاہا کہ نفسانی قویٰ کو پوشیدہ کارروائیوں کا موقع بھی نہ ملے اور ایسی کوئی بھی تقریب پیش نہ آوے جس سے بد خطرات جنبش کر سکیں۔"۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 343-344)

پھر آپ عورتوں کے لئے پردے کے بارہ میں فرماتے ہیں

"شرعی پردہ یہ ہے کہ چادر کو حلقہ کے طور پر کر کے اپنے سر کے بالوں کو کچھ پیشانی اور زنخدان کے ساتھ بالکل ڈھانک لیں اور ہر ایک زینت کا مقام ڈھانک لیں۔ مثلاً منہ پر ارد گرد اس طرح پر چادر ہو کہ صرف آنکھیں اور ناک تھوڑا سا ننگا ہو اور باقی اس پر چادر آجائے۔ اس قسم کے پردہ کو انگلستان کی عورتیں آسانی سے برداشت کر سکتی ہیں اور اس طرح پر سیر کرنے میں کچھ حرج نہیں آنکھیں کھلی رہتی ہیں۔ (ریویو آف ریلیجنز جلد 4 نمبر 1 صفحہ 17۔ ماہ جنوری 1905ء۔ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 446)

تو آج کل جو برقعے کا رواج ہے، کوٹ کا اور نقاب کا، اگر وہ صحیح طور پر ہو، ساتھ چپکا ہوا برقعہ یا کوٹ نہ ہو تو بڑا اچھا پردہ ہے۔ اس سے ہاتھ بھی کھلے رہتے ہیں، آنکھیں بھی کھلی رہتی ہیں، سانس بھی آتا رہتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"وہ جس کی زندگی ناپاکی اور گندے گناہوں سے ملوث ہے وہ ہمیشہ خوفزدہ رہتا ہے اور مقابلہ نہیں کر سکتا۔ ایک صادق انسان کی طرح دلیری اور جرأت سے اپنی صداقت کا اظہار نہیں کر سکتا اور اپنی پاک دامنی کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ دُنیوی معاملات میں ہی غور کر کے دیکھ لو کہ کون ہے جس کو ذرا سی بھی خدا نے خوش حیثیتی عطا کی ہو اور اس کے حاسد نہ ہوں۔ ہر خوش حیثیت کے حاسد ضرور ہو جاتے ہیں اور ساتھ ہی لگے رہتے ہیں۔ یہی حال دینی امور کا ہے۔ شیطان بھی اصلاح کا دشمن ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ اپنا حساب صاف رکھے اور خدا سے معاملہ دُرست رکھے۔ خدا کو راضی کرے پھر کسی سے خوف نہ کھائے اور نہ کسی کی پرواکرے۔ ایسے معاملات سے پرہیز کرے جن سے خود ہی موردِ عذاب ہو جاوے مگر یہ سب کچھ ہی تائید غیبی اور توفیقِ الٰہی کے سوا نہیں ہو سکتا۔ صرف انسانی کوشش کچھ بنا نہیں سکتی جب تک خدا تعالیٰ کا فضل شاملِ حال نہ ہو۔ (خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِیْفًا) (النساء:29) انسان ناتواں ہے غلطیوں سے پُر ہے۔ مشکلات چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ پس دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق عطا کرے اور تائیداتِ غیبی اور فضل کے فیضان کا وارث بنا دے"۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 543 الحکم 6 مئی 1908)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

احمدی عورت کا پردہ

حرا عاطف----سرے ساؤتھ

پردہ کیا ہے۔اس کے بارے میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"خدا کی کتاب میں پردہ سے مراد یہ نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے۔یہ ان نادانوں کا خیال ہے جن کو اسلامی طریقوں کی خبر نہیں۔بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظر اندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اسی میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے"۔(اسلامی اصول کی فلاسفی-روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 344)

اسلام وہ واحد دین ہے جس نے عورت کو احترام و عزت کا تاج پہنایا۔ آج بہت سے غیر اسلامی ممالک میں عورت کی بے حرمتی کی جاتی ہے۔بے پردگی کی سب سے بڑی وجہ تربیت کی کمی اور ایمان کی کمزوری ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

" اسلامی پردہ سے یہ ہرگز مُراد نہیں ہے کہ عورت جیل خانہ کی طرح بند رکھی جائے۔۔۔۔جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدّنی اُمور کے لیئے پڑے، اُن کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے، وہ بے شک جائیں، لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے"۔(ملفوظات جلد 1 صفحہ 297-298)

لیکن ان باتوں کا خیال ضرور رکھنا چاہیے جو پردے کی شرائط ہیں۔بعض معاملات میں برے بھلے کی تمیز ہی ختم ہو گئی ہے اس کا تقاضا ہے کہ احمدی عورتیں اپنے نمونے قائم کریں اور معاشرے کو بتائیں کہ پردے کا حکم جہاں عورتوں کو دیا گیا ہے وہاں مردوں کو بھی دیا گیا ہے۔

مردوں، عورتوں میں پردے کی برابر پابندی کرنے کے حوالے سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں۔

"بعض عورتیں کہتی ہیں کہ گرمی بہت ہے۔ہم کس طرح برقعہ میں باہر نکل سکتی ہیں۔مَردوں کو کیا فرق پڑتا ہے۔جس طرح چاہیں باہر نکل جائیں۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔مجھے اپنا تجربہ ہے کہ گرمیوں میں جبکہ شدید گرمی پڑ رہی ہوتی ہے۔ہمیں باہر جانا پڑتا ہے۔اچکن کے بٹن اوپر تک بند کرنے پڑتے ہیں اور یوں لگتا ہے کہ آدمی بھاپ کے اندر پکایا جا رہا ہے۔عادت نہیں ہے لیکن پھر بھی ایسا کرنا پڑتا ہے۔مجبوریاں ہیں۔پس یہ بات نہیں کہ مردوں کو کبھی ایسی تکلیفوں کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔وہ بھی اس قسم کی تکالیف سے دوچار ہوتے ہیں"۔ (خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 1982ء)

اسی طرح لیبیا میں پردہ نہ کئے جانے کے حوالے سے ایک قانون پاس ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے فرمایا۔

"صرف احمدی عورت ایسی عورت تھی جس سے یہ توقع تھی کہ وہ اس میدان میں جہاد کا بہترین نمونہ دکھائے گی اور بھاگنے والوں کے قدم روکے گی اور بازی جیت کر دِکھائے گی۔لیکن بڑی حسرت اور بڑے دُکھ کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ خود احمدی خواتین نے بھی اس میدان میں کمزوری دکھانی شروع کر دی۔رفتہ رفتہ بے پردگی کی یہ وبا پھیلتی رہی پہلے بڑے شہروں سے شروع ہوئی اور پھر چھوٹے قصبات میں بھی جا پہنچی اور یہ محسوس ہونے لگا کہ گویا اس میدانِ جہاد میں ہم بازی ہار رہے ہیں۔اس لئے میں نے یہ محسوس کیا ہے اور بڑی شدت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ تحریک ڈالی ہے کہ احمدی مستورات بے پردگی کے خلاف جہاد کا اعلان کریں"۔(خطبہ جمعہ فرمودہ 27 دسمبر 1982ء)

یوں وقتاً فوقتاً خلفائے وقت نے پردہ کی اہمیت کے پیشِ نظر احمدی عورتوں کو اس حکم کی پابندی کے لئے نصائح کیں۔اب یہ ہر احمدی عورت کا فرض ہے کہ دیگر تمام احکامات کی پابندی کے ساتھ اس اہم قرآنی حکم کی بھی بھرپور پابندی کرنے والی بنیں اور اپنی آئندہ نسلوں کی بقاء کی ضامن بنیں۔

اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانْ

شاہینہ سجاد----احمدیہ ابوڈ آف پیس

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی پاک فطرت پر پیدا فرمایا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا (سورۃ الروم: 31) اور اُسی نے اپنے خاص جود و کرم سے اپنے فطرتی اوصاف کو انسان کی فطرت میں بھی ودیعت کیا ہے۔ یہی بات ہے جس کے سبب انسان 'اشرف المخلوقات' کہلاتا ہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ "حی" ہے جس کے ایک معنے بہت حیا والا ہونے کے بھی ہیں (مفردات القرآن)، اس لئے ان فطرتی اوصاف میں سے جو بارگاہِ ایزدی سے انسان کو ملی ہیں ایک بہت عظیم خوبی "شرم و حیا" بھی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی ایک بڑی صفت حیاداری بیان فرمائی ہے یعنی وہ بے حیائی سے بچنے والے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ کلام الٰہی میں فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يَجْتَنِبُوْنَ كَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا مَا غَضِبُوْا هُمْ يَغْفِرُوْنَ (الشوریٰ: 38)

ترجمہ: اور جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کی باتوں سے اجتناب کرتے ہیں اور جب وہ غضبناک ہوں تو بخشش سے کام لیتے ہیں۔

حیا کے لفظی معانی قبیح اور برے اعمال سے نفس کے بیزار ہونے اور اُن سے پرہیز کرنے کے ہیں (مفردات امام راغب) اسی لئے رسولِ کریم ﷺ نے حیا کو ایمان کا جزو قرار دیا ہے۔ احادیث کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حیاء کی اہمیت کو خوب اُجاگر کیا، تاکہ مومنین باحیاء بن کر معاشرے میں امن و سکون پھیلانے کا ذریعہ بنیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ: "ہر دین کا ایک امتیازی خُلق ہوتا ہے۔ اسلام کا خُلق حیا ہے۔" (مؤطا امام مالک، کتاب الجامع) اور پھر فرمایا "اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهٗ" یعنی حیاء تو بھلائی ہی بھلائی ہے۔

حیاء کی وجہ سے انسان کے قول و فعل میں حُسن و جمال پیدا ہوتا ہے لہٰذا باحیاء انسان مخلوق کی نظر میں بھی پُرکشش بن جاتا ہے اور پروردگارِ عالم کے ہاں بھی مقبول ہوتا ہے۔ قرآن مجید نے اس کے ثبوت کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مدین ہجرت کے موقعہ پر ملنے والی لڑکیوں کے حوالے سے درج ذیل آیت میں اُن کی حیاء کا ذکر کیا ہے۔ کہ جب وہ حضرت موسیٰؑ کے پاس اپنے باپ کا پیغام لے کر آئیں تو ان کی چال ڈھال میں بڑی حیاء اور شائستگی تھی۔ اللہ کو ان کی یہ شرم و حیاء اس قدر پسند آئی کہ قرآن کریم میں اس کا تذکرہ یُوں فرمایا فَجَآءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِيْ عَلَى اسْتِحْيَآءٍ ۚ یعنی پس ان دونوں میں سے ایک اس کے پاس حیا سے لجاتی ہوئی آئی۔ (سورۃ القصص: 26)

حیاء ہی وہ صفت ہے کہ جس کی وجہ سے انسان پاکیزگی اور پاکدامنی کی زندگی گزارتا ہے لیکن اس کے برعکس جو شخص حیاء جیسی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے وہ حقیقت میں محروم القسمت بن جاتا ہے، خدا تعالیٰ ایسے شخص سے کراہت کرتا ہے اور ایسے انسان سے خیر کی توقع رکھنا بھی فضول ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ "جب شرم و حیاء نہ رہے تو پھر جو جی میں آئے کرتا پھرے"۔ (صحیح بخاری کتاب الادب) اس سے معلوم ہوا کہ بے حیاء انسان کسی ضابطۂ اخلاق کا پابند نہیں ہو سکتا اور اس کی زندگی شتر بے مہار کے طرح ہوتی ہے۔

آجکل کے زمانہ میں مغربی اقوام کے زیرِ سایہ جس قدر شرم و حیاء کا خون کیا گیا ہے اور حیاداری و پاکدامنی کی دھجیاں بکھیری گئی ہیں۔ ان کی مثال کسی اور زمانہ میں نہیں ملتی۔ برہنہ لباسی، بے پردگی، ٹی وی و انٹرنیٹ وغیرہ پر شرم و حیا سے عاری پروگراموں کی اشاعت، مرد و عورت کی آزادانہ خلوت وغیرہ ایسے مسائل ہیں جو رُوحِ اسلام یعنی حیا کے سراسر مخالف ہیں اور آج کل کا معاشرہ آنحضرت ﷺ کی حدیث کے عین مطابق شتر بے مہار کی طرح ہو گیا ہے۔

لیکن ہم پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و رحم ہے کہ اس نے ہمیں حَرِی اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مسیح موعودؑ کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جو اس زمانے کے ذوالقرنین ہیں اور جنہوں نے ہمیں ان شیطانی طاقتوں کے حملوں سے بچایا اور ہمارے بچاؤ کے لیے آسمانی تعلیم سے آراستہ روحانی دیوار بنائی۔ آپؑ نے اور آپؑ

(بقیہ صفحہ نمبر 14 پر)

پردہ سے متعلق خلیفہ وقت کی نصائح برائے واقفاتِ نو

تیار کردہ ------ ٹیم النساء

عورت جو ہمیشہ سے اپنے آپ کو حسین بنانے کے لئے طرح طرح کے جتن کرتی اور اس معاملہ میں غیر معمولی حساس ہوتی ہے، اسے یہ حقیقت کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیئے کہ عورت کا اصل حسن اس کی حیا اور پاکدامنی میں مضمر ہے۔ ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں "حد سے بڑھی ہوئی بے حیائی ہر مرتکب کو بدنما بنا دیتی ہے اور شرم و حیا ہر حیادار کو حسنِ سیرت بخشتا ہے اور اسے خوبصورت بنا دیتا ہے"۔ (ترمذی کتاب البر والصلۃ) پس حیا وہ زیور ہے جو ہر عورت کے ظاہری و باطنی حسن میں بے پناہ اضافہ کرتا ہے اور یہی حیا پھر اس کی پاکدامنی کی بھی ضمانت بن جاتی ہے اور شیطانی حملوں سے اس کی حفاظت کرتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"حیا کا تصور ہر قوم اور مذہب میں پایا جاتا ہے۔ آج مغرب میں جو بے حیائی پھیل رہی ہے، اس سے کسی احمدی بچی کو متاثر نہیں ہونا چاہیئے۔ آزادی کے نام پر بے حیائیاں ہیں۔ لباس اور فیشن کے نام پر بے حیائیاں ہیں۔ عورت کی فطرت میں جو اللہ تعالیٰ نے حیا رکھی ہے، ایک احمدی عورت کو اُسے اَور چمکانا چاہیے، اُسے نکھارنا چاہیئے اور پہلے سے بڑھ کر باحیا ہونا چاہیے"۔ (روزنامہ الفضل 26 ستمبر 2016ء)

ایک کلاس میں پردے کے حوالہ سے مضمون پیش ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مزید چند نصائح فرمائیں۔

"پردے کا معاملہ تو ساری دُنیا میں ہے لیکن یورپ میں خاص طور پر ہے ۔۔۔۔لندن میں مجھے ایک دفعہ وقفِ نو بچی ملنے آئی۔ اُس نے جو پردہ کیا ہوا تھا اُس کے کوٹ کے بازو یہاں کُہنیوں تک تھے۔ ایسے پردہ کا تو کوئی فائدہ نہیں۔ واقفات نو کا جو پردہ ہے اور جب وہ بڑی ہو جاتی ہیں تو اُن کا جو لباس ہے وہ ایسا ہی ہونا چاہیئے جیسا کہ مضمون میں بتایا گیا ہے۔ حیا ہونی چاہیئے اور جب حیا ہو گی تو آئندہ پردے کا احساس بھی ہو گا۔ پس جو واقفاتِ نو بچیاں ہیں انہوں نے عورتوں میں، لڑکیوں اور بچیوں میں اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بچیاں کہتی ہیں کہ ہم تو ابھی چھوٹی ہیں گیارہ بارہ سال کی ہیں۔ بڑی ہوں گی تو سکارف پہن لیں گی یا کوٹ پہن لیں گی۔ تو اگر دس سال تک یہ احساس پیدا نہیں ہوا تو پھر بڑے ہو کر بھی یہ احساس کبھی پیدا نہیں ہو گا۔ اس لیے یہ یاد رکھو کہ ہمیشہ واقفاتِ نو نے دوسروں کے لئے نمونہ بننا ہے۔ اپنے لوگوں کے لیئے بھی اور اپنی قوم کے لیئے بھی نمونہ بننا ہے۔

(کلاس واقفاتِ نو ناروے۔ 28 ستمبر 2011ء، الفضل انٹرنیشنل 2 دسمبر 2011)

ایک واقفہ نو بچی کے سوال پر کہ سب سے پہلے پردے کا حکم کہاں ہوا ہے۔ ہمیں تو پتہ ہے کہ قرآن مجید میں ہوا ہے اس سے پہلے کہاں ہوا ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بات یہ ہے کہ پردے کا ہر ایک کے مذہب کے لحاظ سے حکم تھا اور ہے۔ اصل چیز حیا ہے۔ حضرت موسیٰ کا قصہ آتا ہے کہ دو عورتیں کھڑی تھیں پانی پلانے کے لیئے۔ وہ مردوں میں نہیں جا رہی تھیں کہ جب تک مرد پانی پلا کر پیچھے نہ ہٹ جائیں تب وہ اپنے جانوروں کو لے کر پانی پلانے کے لئے جائیں۔ وہاں ایک حیا ہی تھی جو اُن کو روک ڈال رہی تھی۔ پھر جب حضرت موسیٰ کو بلانے آئی اُن میں سے ایک بہن، تو وہ حیا سے شرماتی ہوئی آئی۔ تو ایک حیا تھی اس کے لئے جس کا اظہار ہو رہا تھا کیونکہ وہاں کوئی مرد نہیں تھا۔ پھر جب حضرت موسیٰ کو گھر میں رکھا تو گھر میں بوڑھے باپ نے ان میں سے ایک کے ساتھ شادی کر دی۔

(کلاس 19 جون 2011 فرینکفرٹ، جرمنی از الفضل انٹرنیشنل 12 اگست 2011)

واقفاتِ نو بچیوں کی کلاس منعقدہ 20 اگست 2008 فرینکفرٹ، جرمنی میں کلاس سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ایک وقف نو بچی جو ہے اس کا ایک علیحدہ بڑا مقام ہے دوسری بچیوں سے۔ اس کو ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہئے کہ اس نے اپنے آپ کو ان ساری برائیوں سے، لغویات سے بچا کے رکھنا ہے اور جو اللہ تعالیٰ کے حکم ہیں ان پر عمل کرنا ہے۔ آج جس طرح تم لوگ سر ڈھانک کے بیٹھی ہو یہ دوغلی نہیں ہونی چاہیئے، منافقت نہیں ہونی چاہیئے۔ باہر جاؤ، بازار میں جاؤ، شاپنگ کرنے جاؤ، سیر کرنے جاؤ جو بڑی لڑکیاں ہو گئی ہیں تب بھی ان کے سر پہ سکارف، حجاب یا دوپٹہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ تمہارا نمونہ جو ہے وہ باقیوں کے کام آئے گا۔ تم لوگ ایک کریم ہو جماعت کی بچیوں کی اسلئے اپنا وہ مقام بھی یاد رکھو اور ہمیشہ اس کی حفاظت کرو۔۔۔۔ ہر قسم کے جو لغویات ہیں اس سے بچنے کی ضرورت اور لغویات میں غلط قسم کے فیشن بھی آجاتے ہیں۔ ہمبرگ میں بھی کہا تھا، یہاں بھی مثلاً بچیاں کوٹ پہنتی ہیں (جو جوانی کی عمر کو پہنچ گئیں) پردے کے لئے، کوٹ ایسا ہو جو ساتھ چپکا ہُوا نہ ہو جسم کے۔ بلکہ تھوڑا سا ڈھیلا ہونا چاہئے۔ بازو اس کے یہاں تک (کلائی تک)

ہوں۔ پھر پتہ لگے گا کہ تم لوگ مختلف ہو دوسروں سے۔ ان سب باتوں کا ہمیشہ خیال رکھو اور پڑھائی کی طرف توجہ دو۔ (الفضل انٹرنیشنل 10 اکتوبر 2008ء)

واقفاتِ نو بچیوں کی کلاس منعقدہ 4 جولائی 2008 سے مخاطب ہوتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

آپ جو واقفاتِ نو بچیاں ہیں۔ آپ کا دوسری بچیوں سے تھوڑا سا فرق ہونا چاہیئے۔ آپ کے لباس میں فیشن نہیں ہونا چاہیئے۔ دینی علم سیکھیں، قرآن کریم پڑھیں اور اسکا ترجمہ سیکھیں، احمدیت کا لٹریچر پڑھا ہونا چاہئے۔ آپ کا جو بھی پروفیشن ہو اس کے ساتھ دینی تعلیم ضروری ہو، یہ نہیں کہ جوڑا کونسا خوبصورت ہے بال کس طرح کے ہوں، پھر ڈریسنگ کس طرح کروانی ہے۔ ان باتوں کی طرف توجہ نہ ہو۔ آپ باہر نکلیں تو باقاعدہ حجاب ہو۔ کوٹ پہننا شروع کر دینا چاہئے۔ سر پر دوپٹہ ہو، حجاب ہو۔ یہ نہیں سوچنا کہ فلاں نے جین پہنی ہے اس لئے ہم بھی جین پہنیں گی، تم وقف نو ہو۔ تم نے دوسروں کے لئے نمونہ بننا ہے۔ اگر تم لوگ بھی دوسروں کی طرح ماحول میں بہتے ہوئے چلے گئے تو پھر سب ایک جیسے ہو جائیں گے اور آئندہ تربیت کرنے والی کوئی نہیں رہے گی۔ پس تم نے نہ صرف اپنی تربیت کرنی ہے بلکہ چھوٹے بچوں کی بھی تربیت کرنی ہے اور بعد میں آنے والوں کی بھی تربیت کرنی ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل 19 ستمبر 2008ء)

واقفاتِ نو بچیوں کی کلاس منعقدہ 14 اگست 2008ء بمقام ہمبرگ، جرمنی میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصیحت فرمائی:

ہر احمدی واقفہ نو بچی کو حیا کا خاص خیال رکھنا چاہیئے۔ حیا ہی ہے جو ان بچیوں کو باقیوں سے ممتاز کرے گی۔ پردہ کے حوالہ سے حضور انور نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا

" آدھے بازوؤں والے کوٹ پر دہ کا حق ادا نہیں کرتے لہٰذا بچیوں کو پورے بازوؤں والے کوٹ پہننے چاہئیں۔ کوٹ اتنے تنگ نہ ہوں کہ جسم کے ساتھ ہی چپک جائیں۔ ہر احمدی واقفہ کا ایک خاص وقار ہے۔ اس کو اپنے وقار کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے ایسا فیشن کرنا چاہیئے جو پردے کی شرائط کو پورا کرتا ہو۔ آج کل ٹخنوں سے اوپر شلوار پہننے کا فیشن ہے وہ بھی نامناسب ہے" ۔ (الفضل انٹرنیشنل 12 اگست 2008ء)

واقفاتِ نو بچیوں کی کلاس منعقدہ 30 نومبر 2008ء کو کیرالہ، انڈیا میں حضور انور نے Co Education کے حوالے سے فرمایا:

"بچیوں کو باپردہ رہنے اور اپنے آپ کو سمیٹ کر رکھنے کی تلقین فرمائی۔ بچیوں کی دوستیاں بچیوں سے ہی ہونی چاہئیں اور واقفاتِ نو بچیوں کو معاشرے میں اپنا اعلیٰ نمونہ پیش کرنا چاہیئے"۔ (الفضل انٹرنیشنل 23 جنوری 2009)

"پس ہر احمدی لڑکی یہ یاد رکھے کہ اُس نے اِس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ کو مان کر اسلام کی تعلیم پر عمل کرنے کا عہد کیا ہے۔ آپ کی جماعت میں شامل ہو کر اس کا ایک مقام اور تقدس ہے جو اُسے دوسروں سے ممتاز کر رہا ہے۔ مگر یہ پہچان اور امتیاز صرف اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہو۔ کسی احساسِ کمتری میں مبتلا ہوئے بغیر ہر اُس عمل سے دُور رہے جس سے حیا اور پاکدامنی پر معمولی سی آنچ بھی آتی ہو۔ اپنے آپ کو شیطانی حملوں سے بچائے اور اسکے لیے خدا کے حضور دُعائیں کرنے کے ساتھ ساتھ خود کو اس لباس سے ڈھانکے جو تقویٰ کا لباس ہے"۔

اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو باپردہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 2 دسمبر 2011)

(بقیہ از صفحہ نمبر 12)

کے خلفاء نے ہمیں ہر بات کھول کھول کر بتائی تاہم اپنی حفاظت کر سکیں۔ چنانچہ اس بے پردگی اور بے حیائی کے بارہ میں ایک جگہ حضورؑ فرماتے ہیں۔

"یورپ کی طرح بے پردگی پر بھی لوگ زور دے رہے ہیں لیکن یہ ہرگز مناسب نہیں۔۔۔۔ جن ممالک نے اس قسم کی آزادی کو روا رکھا ہے ذرا اُنکی اخلاقی حالت کا اندازہ کرو۔ اگر اس کی آزادی اور بے پردگی سے ان کی عفّت اور پاکدامنی بڑھ گئی ہے تو ہم مان لیں گے کہ ہم غلطی پر ہیں"۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 104)

لہٰذا ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اس زمانہ کے ہوا و ہوس سے خود کو بھی محفوظ کریں اور اپنی اولادوں کو بھی اس سے محفوظ کرنے کی دعا اور کوشش کریں اور یہ تبھی ہو گا جب ہم پورے وثوق کے ساتھ حیا پر قائم ہو جائیں گے۔ اسی طرف توجہ دِلاتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ فرماتے ہیں:

"یہ جو حیا کا مضمون ہے اس کو جماعت احمدیہ کو خصوصیت سے پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے۔ ہمارے ہاں جس ماحول میں بچیاں پل رہی ہیں ان کو اگر ماں باپ صرف حیاء پر قائم کر دیں تو سب کچھ کما لیا، کامیاب ہو گئے وہ"۔

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 30 اکتوبر 1998ء)

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک نصیحت آپ کے سامنے پیش کرتی ہوں۔

"آج کل کے معاشرے میں جو برائیاں ہمیں نظر آ رہی ہیں یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک ایک لفظ کی تصدیق کرتی ہیں۔ پس ہر احمدی لڑکی، لڑکے اور مرد و عورت کو اپنی حیا کے معیار اونچے کرتے ہوئے معاشرے کے گند سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔۔۔۔ ان ممالک میں رہ کر والدین کو بچوں کو دین سے جوڑنے اور حیا کی حفاظت کے لئے بہت زیادہ جہاد کی ضرورت ہے"۔

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 13 جنوری 2017ء)

دُعا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو حیا پر قائم رکھے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور افضال کا باعث بنائے۔ آمین۔

دُنیا کے دوسرے عقائد کے مقابلے میں اسلام میں عورت کی حیثیت

دُردانہ نوید_____مارٹن ڈیل سکائی ویو، کیلگری

رکھ پیشِ نظر وہ وقت بہن جب زندہ گاڑی جاتی تھی
گھر کی دیواریں روتی تھیں جب دُنیا میں تُو آتی تھی

اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی سورۃ النساء میں فرماتا ہے۔

ترجمہ: وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ﴿النساء:125﴾

اور وہ لوگ خواہ مرد ہوں یا عورتیں مومن ہونے کی حالت میں نیک کام کریں گے تو جنت میں داخل ہونگے اور ان پر کھجور کی گٹھلی کے سوراخ کے برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔

آج کل دنیا میں عورت ایک اہم موضوعِ سُخن بن چکی ہے اور دنیا کے مختلف خطوں میں عورت کی آزادی کی تحریکات مختلف شکلوں میں چل رہی ہیں۔ اس کا پس منظر عموماً یہ بیان کیا جاتا ہے کہ پرانے مذاہب خصوصاً اسلام نے عورت کے تمام حقوق چھین لیے اور عورت کو ایک پس ماندہ اور قدیم طرز کی زندگی قبول کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پرانی تہذیبوں میں جس میں روم، یونان، ہندو تہذیب وغیرہ شامل ہیں۔ تمام تہذیبوں اوران کے مذہبی عقائد کے مطابق عورتوں کو غلاموں کی طرح استعمال کیا جاتا تھا۔ یہودی مذہب میں عورت کو ازلی طور پر گنہگار کہا گیا ہے۔ چنانچہ حوّا کے گناہ کو موروثی طور پر بنی نوع انسان میں جاری کرنے کی ذمہ دار عورت ہے۔ ہندو مت میں عورت کی جو حیثیت ہے اُسے ایک ہندو شاعر یوں بیان کرتا ہے۔ شودر، ڈھول، مویشی اور عورت پٹتے ہی رہیں تو ٹھیک رہتے ہیں۔

اس امر سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ آنحضرت ﷺ کے جلوہ افروز ہونے سے پہلے عورت ناقابلِ بیان مظالم کا نشانہ بنی ہوئی تھی۔ عورت حیوانات اور دیگر سامان کی طرح وراثت میں منتقل ہوتی تھی۔ بیٹا سوتیلی ماں کو ورثہ میں پاتا تھا اور اس سے نکاح کرنے کا اولین حقدار تھا۔ مطلقہ اپنی پسند سے دوسرا نکاح نہیں کر سکتی تھی۔ بیٹی پیدا ہوتے ہی اسے زندہ درگور کر دیا جاتا تھا۔ وراثت میں عورت کا کوئی حصہ نہ تھا۔ عورت کی اسلام سے پہلے جو حالت تھی یہ شعر اس کی عکاسی کرتا ہے۔

عورت ہونا تھی سخت خطا، تھے تجھ پر سارے جبر روا
یہ جرم نہ بخشا جاتا تھا تا مرگ سزائیں پاتی تھی

اسلام میں عورت کی یہ حالت تو 1500 سال پہلے تھی۔ آیئے دیکھیں کہ اسلام کو طعن کا نشانہ بنانے والوں میں آج عورت کی کیا حیثیت ہے۔ 1891 تک یورپ اور امریکہ کے کئی ممالک میں عورتوں کو قانوناً مرد کی جائیداد پر کسی بھی قسم کا کوئی بھی حق حاصل نہ تھا۔ جبکہ قرآن کریم نے 1500 سال پہلے فرمایا۔

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا (النساء:8)

مَردوں کے لئے اس ترکہ میں سے ایک حصّہ ہے جو والدین اور اقرباء نے چھوڑا۔ اور عورتوں کے لئے بھی اس ترکہ میں ایک حصّہ ہے جو والدین اور اقرباء نے چھوڑا۔ خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ (یہ ایک) فرض کیا گیا حصّہ (ہے)۔ سولہویں صدی میں ایسے واقعات بکثرت ملتے ہیں کہ خاوند اگر بیوی پر الزام لگاتا تو صرف خاوند کا کہنا کافی تھا کہ اس عورت نے فلاں بری حرکت کی ہے اور اس کے نتیجے میں اسے قتل کر دیا جاتا تھا جبکہ اس کے مقابل میں قرآن کریم فرماتا ہے۔

وَالّٰتِيْ يَاْتِيْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآئِكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا فَاَمْسِكُوْهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ حَتّٰى يَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيْلًا (النساء:16)

اور تمہاری عورتوں میں سے وہ جو بے حیائی کی مرتکب ہوئی ہوں ان پر اپنے میں سے چار گواہ بنالو۔ پس اگر وہ گواہی دیں تو ان کو گھروں میں روک رکھو یہاں تک کہ ان کو موت آجائے یا ان کے لئے اللہ کوئی (اور) رستہ نکال دے۔

1967ء سے پہلے قانونی طور پر عورت کو مرد کے گھر میں رہنے کا حق حاصل نہ تھا۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ (البقرہ:241)

اور تم میں سے جو لوگ وفات پا جائیں اور بیویاں پیچھے چھوڑ جائیں ان کو بیویوں کے حق میں یہ وصیت ہے کہ وہ اپنے گھروں میں ایک سال تک فائدہ اٹھائیں اور نکالی نہ جائیں۔

امریکہ میں 84 فیصد عورتیں شادی کے ایک سال سے تین سال کے اندر مار

کھانا شروع کر دیتی ہیں اور جس مذہب پر طعن درازی کی جارہی ہے یعنی آنحضور ﷺ پر، اُن کا نمونہ دیکھیں آپ ﷺ فرماتے ہیں۔

"جو تُو کھاتا ہے اُس کو بھی کھلا جو تُو پہنتا ہے اُس کو بھی پہنا اور اُس کے چہرے پر نہ مار اور اُس کو بد صورت نہ بنا اور پھر فرمایا اگر سبق سکھانے کے لیے تجھے اُس سے الگ رہنا پڑے تو گھر میں ہی ایسا کر یعنی گھر سے اُسے نہ نکال یا خود بھی گھر سے نہ نکل"۔

(ابوداود کتاب الانکاح باب حق المراۃ علی زوجھا)

رحم ہو دل میں تیرے بے جا کوئی تیزی نہ ہو
وقت پر سختی بھی ہو ، پر آبرُو ریزی نہ ہو
(حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

1920ء سے پہلے تک آکسفورڈ یونیورسٹی میں کوئی عورت داخلہ نہ لے سکتی تھی مگر آنحضرت ﷺ نے یہ کہہ دیا کہ آدھا دین عائشہ سے سیکھو۔ یعنی عورت کو معلمہ بنا دیا۔ سبحان اللہ۔

یہ تو دینِ اسلام میں ملنے والے عورت کے مقام کے اعتبار سے چند ایک مثالیں ہیں لیکن جو عزت اور مقام اور مرتبہ اسلام نے عورت کو دیا ہے اُس کا عشر عشیر بھی دوسرے مذاہب میں نہیں ملتا۔

غرض عورت اگر ماں کے رُوپ میں ہے تو اس کے پاؤں کے نیچے جنت، بیٹی کے رُوپ ہے تو رحمت، بہو کے رُوپ میں ہے تو گھر کی عزت اور نیک نامی اگر بہن کے رُوپ میں ہے تو بھائیوں کے لیے آرام و سکون کا باعث اور بیوی کے رُوپ میں ہے تو اپنے گھر کی جنت کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کرنے والی ہے۔

یہ برکت سب اسلام کی ہے، تعلیم اُس رحمتِ عام کی ہے
جو ''نسخۂ تسکین'' وہ لایا دل مسلم کا ٹھہراتا ہے
بے آس کی آس بن جاتا ہے
بھیج درود اُس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰؐ نبیوں کا سردار

درخواست دعا

محترمہ ڈاکٹر فوزیہ زکریا صاحبہ اپنے اور اپنے اہل خانہ کی صحت و سلامتی اور لجنہ اماء اللہ ایڈمنٹن ویسٹ کی ترقی و کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتی ہیں۔ اللہ ہر قدم پہ ان کا حامی و ناصر ہو آمین ۔

پردہ اعزاز ہے عورت کا

امتہ الباری ناصر --ماخوذ از الفضل 2 اپریل 2004ء

پردہ اعزاز ہے عورت کا تذلیل نہیں، تحقیر نہیں

جو رنگِ حیا سے عاری ہو وہ عورت کی تصویر نہیں

سب چیزیں قدر و قیمت کی نسبت سے سنبھالی جاتی ہیں

پردہ عورت کی قید نہیں، تعزیر نہیں، زنجیر نہیں

عفت ہے، حیا ہے، نیکی ہے، جنت ہے، سکینت ہے عورت

اس صنفِ حسین کو عزت دو یہ سامانِ تشہیر نہیں

پردہ ہے روایت عصمت کی، پردہ ہے علامت عفت کی

عورت کے تقدس کی خاطر کوئی اس سے حسیں تدبیر نہیں

ہیں حُسن و کشش سے عاری وہ بے رونق اور بے آب سی ہیں

وہ آنکھیں حیا کے کاجل کی، جن آنکھوں میں تحریر نہیں

یہ مولا کریم کی بندی ہے محبوبؐ خدا کی پیاری ہے

عورت کے حقوق ہیں اپنے بھی کوئی مفت بٹی جاگیر نہیں

رپورٹ 37واں جلسہ سالانہ و یسٹرن کینیڈا 2017

بشریٰ نذیر آفتاب، ریجنل صدر پریری

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1891ء میں جلسہ سالانہ کی بنیاد رکھی تھی جس میں 75 احمدی احباب شامل ہوئے۔ اب محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور مسیح پاک علیہ السلام کی دعاؤں کے طفیل اس کی شاخیں ہر طرف پھیل چکی ہیں۔ مغربی کینیڈا میں ہونے والا یہ جلسہ سالانہ بھی اس کی ایک کڑی ہے۔

امسال جلسہ سالانہ مغربی کینیڈا اسکاٹون (Saskatoon) سیسکیچوان (Saskatchewan) میں جماعت احمدیہ کی اعلیٰ دینی روایات کے ساتھ 7 اکتوبر سے شروع ہو کر 8 اکتوبر کو اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔ مسیح محمدی کے پروانے کینیڈا بھر سے اس جلسے کی رونق کو دوبالا کرنے اور مسیح پاک کی ان جلسوں میں شاملین کے لئے جو دعائیں ہیں ان سے حصہ لینے کے لئے جوق در جوق اس دینی و روحانی مجلس کا حصہ بنے۔ یہ جلسہ سیسکاٹون کے ایک Soccer Centre میں منعقد ہوا۔

6 اکتوبر کو مکرم و محترم نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا کی اقتداء میں نماز جمعہ مسجد بیت الرحمت میں ادا کی گئی۔ اگرچہ یہ جلسہ دو دن پر مشتمل ہوتا ہے مگر مسیح پاک علیہ السلام کے مہمان جمعہ کے روز سے آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ مسجد جس کا سنگ بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔ اب محض خدا کے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی راہنمائی میں مکمل ہو چکی ہے۔ ہم دعا گو ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلد وہ دن آئے جب ہمارے پیارے آقا سیدنا وامامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہِ شفقت اس خانۂ خدا جس کا نام مسجد بیت الرحمت ہے کا افتتاح فرمائیں۔

اس جلسہ میں کل شاملین کی تعداد 2679 تھی۔ مستورات اور بچوں کی تعداد 1340 تھی۔ کارکنات کل 258 تھیں۔ جس میں اکثریت لوکل کارکنات کی تھی۔ اس کے علاوہ ریجائنا، ایڈمنٹن، کیلگری اور لائیڈ منسٹر وغیرہ سے بھی کارکنات نے مختلف شعبہ جات میں کام کیا۔

جلسہ سالانہ کا پہلا دن

جلسہ کا پہلے روز کا پہلا اجلاس مردانہ جلسہ گاہ سے پیش کیا گیا اور اس دن کا دوسرا اجلاس نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا مکرمہ و محترمہ امتہ السلام ملک صاحبہ کی صدارت میں مستورات کے جلسہ گاہ میں ہوا۔ نیشنل صدر صاحبہ کے ساتھ محترمہ امتہ الرفیق ظفر صاحبہ (سابق صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا) بھی اس جلسے میں رونق افروز ہوئیں۔ اس کے علاوہ جلسے کے ان ایام میں درج ذیل بہنوں کو بھی نیشنل صدر صاحبہ نے ہیڈ ٹیبل پر مدعو کیا۔ رضوانہ احمد صاحبہ ریجنل صدر البرٹا، امتہ القیوم صاحبہ ریجنل صدر کیلگری، مکرمہ امتہ الحفیظ صاحبہ بیگم مبارک نذیر صاحب اور بشریٰ آفتاب صاحبہ ریجنل صدر پریری۔

لجنہ کے اجلاس کی کاروائی پونے چار بجے تلاوت قرآن کریم سے ہوئی۔ محترمہ فائقہ ناز صاحبہ (ریجائنا) نے سورۃ لقمان کی آیات کی تلاوت کی سعادت حاصل کی۔ بعد ازاں محترمہ نائلہ جمیل صاحبہ (سیسکاٹون نارتھ) نے ان آیات کا انگریزی ترجمہ اور محترمہ صدف علیم صدیقی صاحبہ نے ان آیات کا اُردو ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں حضرت مسیح موعودؑ کا معرکتہ الآرا عربی قصیدہ جو آپ نے آنحضرت ﷺ کی شان اقدس میں تحریر فرمایا تھا لجنہ کیلگری کے گروپ نے پیش کیا۔

وَاِنَّ اِمَامِیْ سَیِّدُ الرُّسُلِ اَحْمَدُ

مَرْضِیْنَاہُ مَتْبُوْعًا وَّمَرْبِیْ یَنْظُرُ

اس قصیدے کے 9 اشعار مترنم آواز میں پیش کئے گئے بعد ازاں عربی قصیدے کا انگریزی ترجمہ مکرمہ امتہ الشکور سید صاحبہ (ساؤتھ سسکاٹون) نے پڑھ کر سنایا۔

تقریب تعلیمی ایوارڈز و اسناد

5 طالبات کے لئے تعلیمی ایوارڈز کا اعلان بشریٰ آفتاب ریجنل صدر پریری نے کیا اور نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا نے طالبات میں ایوارڈز تقسیم کیے۔ طالبات کے نام درج ذیل ہیں:

ماہ نور خان صاحبہ (ایڈمنٹن)

حسینہ ملو موصاحبہ (کیلگری)

مدیحہ انجم صاحبہ (ایڈمنٹن)

انعم شاہ صاحبہ (کیلگری)

نائلہ چوہدری صاحبہ (کیلگری)

ایوارڈز کی تقسیم کے بعد جلسہ کے بقیہ پروگرام کا آغاز ہوا۔اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرمہ نیشنل صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیڈا محترمہ امتہ السلام ملک صاحبہ کی تھی۔آپ نے ''قرآن مجید ہدایت کا سرچشمہ ہے'' کے عنوان پر مدلّل تقریر کی۔ آپ نے اپنے خطاب کے آغاز میں قرآن کریم کی متعدد آیات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم ہمارے لئے ہدایت اور راہنمائی کا سرچشمہ ہے۔اس کی ابدی اور کامل اور غیر متغیر تعلیمات پر عمل کرنے ہی میں دین و دنیا کی بھلائیاں مضمر ہیں جو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل ہوئیں۔آپ نے اپنی تقریر میں کلام پاک کی انسانی زندگی سے متعلق تمام ضروریات کی اہمیت کو اُجاگر کیا۔جیسا کہ انسان کی اخلاقی وروحانی ،تمدنی،مالی وفوجداری ،زراعت وصنعت،عبادات،تجارت، اعتقادات وغیرہ غرض ہر قسم کے شعبہ ہائے زندگی کے لئے کامل راہنمائی موجود ہے صدر صاحبہ نے اپنے خطاب میں مزید فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا ہے کہ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔آپ نے اپنے خطاب میں نماز کی اہمیت اور نماز کے وقت پر ادا کرنے پر بھی زور دیا۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر خاکسار بشریٰ آفتاب کی تھی خاکسار کو جلسہ سالانہ کے اس بابرکت موقعہ پر ''آنحضرت ﷺ کا اخلاقی وروحانی انقلاب'' کے عنوان پر تقریر کی سعادت ملی۔پروگرام کے مطابق تیسری تقریر محترمہ سعدیہ احمد صاحبہ (وینکوور) نے سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ کے عنوان پر پیش کی۔آپ نے اپنی اردو تقریر میں حضرت سیّدہ اماں جانؓ کی سیرت کے نمایاں پہلوؤں کا نہایت خوبصورت پیرائے میں ذکر کیا۔اس اجلاس کی آخری تقریر محترمہ عطیہ شیخ صاحبہ (ایڈمنٹن) نے انگریزی میں کی۔آپ نے '' Blessing of Khilafat'' کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے نہایت ایمان افروز واقعات کا ذکر کیا۔ آخر پر محترمہ امتہ الشکور صاحبہ (سسکاٹون) نے حضرت مسیح موعودؑ کا پاکیزہ منظوم کلام

''وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے''

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا

مستورات کے جلسہ گاہ کے مختلف شعبہ جات

جلسہ سالانہ کی تیاری کے ابتدائی مراحل سے لے کر اختتامی مراحل تک، محترمہ نیشنل صدر صاحبہ نے تمام ناظمات ومعاونات اور کارکنات کو زریں ہدایات سے نوازا۔چند اہم شعبہ جات کے نام درج ذیل ہیں۔

رجسٹریشن،ڈسپلن،ضیافت، سیکیورٹی،چلڈرن ایریا،نظافت،ٹرانسلیشن، آڈیو وڈیو، گیسٹ ریسپشن۔

ممبرات لجنہ کے لئے درج ذیل اسٹالز بھی لگائے گئے۔کھانے پینے کی متفرق اشیاء کے اسٹالز، کپڑوں کے اسٹالز، بک اسٹالز، ہیومینٹی فرسٹ، فرسٹ ایڈ۔ ان تمام شعبہ جات کی ناظمات ومعاونات اور کارکنات نے نہایت احسن رنگ میں اپنی خدمات سرانجام دیں۔الحمدللہ۔

یہ جلسہ سالانہ چونکہ سسکاٹون پریری ریجن میں منعقد ہوا تھا۔اس لئے محض خدا کے فضل سے سسکاٹون ساؤتھ کی صدر لجنہ طاہرہ جمشید صاحبہ اور سسکاٹون نارتھ کی صدر لجنہ امتہ القیوم طاہرہ صاحبہ اور تمام ممبرات وناصرات کو میزبانی کا شرف نصیب ہوا۔انہوں نے نہایت خوش اسلوبی سے یہ ذمہ داری ادا کی۔

ریجائنا کی صدر محترمہ عطیۃ العلیم صاحبہ اور ممبرات وناصرات نے بھی جلسہ کے ایام میں تمام شعبہ جات میں نمایاں خدمت کی۔اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم سے نوازے۔آمین۔

جلسے کے دوسرے دن کی تمام کاروائی مردانہ جلسہ گاہ سے نشر کی گئی۔جلسے کا اختتام مکرم ومحترم نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ کینیڈا کے رُوح پرور خطاب پر ہوا۔آخر پر محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔اس کے ساتھ ہی جلسہ سالانہ ویسٹرن کینیڈا اپنے اختتام کو پہنچا۔اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

شرم و حیاء

امتہ السلام انور۔کیلگری میکنائیڈ

- اخلاقی قدروں کی بنیاد شرم وحیاء پر ہے۔
- بے حجابانہ رکھ رکھاؤ اور لغو گفتگو ہمیشہ بے راہ روی کی طرف لے جاتی ہے۔
- اچھی، پاک سوچ اچھے معاشرے کو جنم دیتی ہے....پاک معاشرے میں صحت مند نسلیں پروان چڑھتی ہیں۔
- روحانی اور جسمانی پاکیزگی شرم وحیاء اختیار کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔
- شرم وحیاء عورت کا زیور ہے جو اس کے وجود کی قدر ومنزلت کو انمول بنا دیتا ہے۔
- شرم وحیاء ایک پردہ ہے جس کی مثال ایک سیپ کے مضبوط خول کی سی ہے اور حیاء دار عورت سیپ میں چھپے ایک قیمتی موتی کی مانند ہوتی ہے۔
- شرم وحیاء معاشرے کو اخلاقی برائیوں سے بچاتی ہے۔
- بے حیائی کی باتیں ماحول کو پراگندہ کر دیتی ہیں۔بے حیاء سر بازار عام بکتے موتی کی طرح ہوتا ہے جو کم مایہ اور کچے دھاگے میں پرویا جاتا ہے جو کسی بھی وقت ٹوٹ کر بکھر سکتا ہے جبکہ باحیاء سیپ میں چھپا انمول موتی ہوتا ہے جو ہمیشہ قیمتی، بے داغ اور نایاب رہتا ہے جس کی چمک کبھی ماند نہیں پڑتی جو بادشاہی کے تاج میں سجایا جاتا ہے۔

حیاداری

اُفق بشیر۔۔۔۔۔مانٹریل سنٹر

حیاوہ خلق ہے جس سے انسان بڑے بڑے گناہوں سے بچ سکتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ بات ان کے لیئے زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔(سورۃالنور:31)

پاک وصاف زندگی بسر کرنے کے لیئے خدا تعالیٰ شرم وحیا کی حسین تعلیم دیتا ہے۔ یہ وہ تعلیم ہے جو انسان کو حیوان سے ممتاز کرتی ہے، عورت کے تقدس کو قائم کرتی اور پاکیزہ معاشرے کی بنیاد ڈالتی ہے۔

ہمارے آقا ومولا حضرت محمد ﷺ نے اسی اخلاقی اصول پر ایک اعلیٰ تمدن کی بنیاد رکھی اور پاکیزہ معاشرے کے قیام کے لیے ان بنیادی اصولوں سے صحابہ کو بھی رُوشناس کروایا۔ایک روز آپ ﷺ نے صحابہؓ سے فرمایا۔

”اللہ تعالیٰ کی شرم دل میں ہو جیسا کہ اس سے شرم کرنے کا حق ہے۔ صحابہؓ نے عرض کی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اُس نے ہمیں شرم بخشی ہے۔ آپؐ نے فرمایا؛”یوں نہیں بلکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی شرم رکھتا ہے وہ اپنے سر اور اس میں سمائے ہوئے خیالات کی حفاظت کرے۔ پیٹ اور جو کچھ اس میں جمع ہے اس کی حفاظت کرے۔ موت اور ابتلاء کو یاد رکھے جو شخص آخرت پر نظر رکھتا ہے وہ دُنیاوی زندگی کے خیالات کو چھوڑ دیتا ہے۔ پس جس نے یہ طرز زندگی اختیار کی اس نے واقعی ہی اللہ کی شرم رکھی۔(حدیقۃ الصالحین769)

یوں آنحضرت ﷺ نے حیا کی جامع تعریف فرماتے ہوئے واضح کر دیا کہ شرم وحیا کی اصل روح یہ ہے کہ انسان کی سوچ، عادات، اخلاق حتیٰ کہ انسان کے جسم کا ہر حصہ خالصتاً اسلام اور دینِ فطرت پر ڈھل جائے۔

اسلام جو دینِ فطرت ہے اس نے حیا کے خلق کو مرد وزن دونوں کے لیئے لازم قرار دیا ہے اور آنحضرت ﷺ اس خلق کے کامل مظہر تھے۔ حضرت ابو سعیدؓ بیان کرتے ہیں۔ ”باحیا اور پاکیزہ ماحول کے قیام کے لیئے اسلام مرد اور عورت دونوں کو ایک دوسرے سے پردے کا حکم دیتا ہے۔ چونکہ پردے کا حکم دراصل مرد وزن کے آزادانہ میل جول پر پابندی اور اسکے نتیجے میں پیدا ہونے والے اخلاقی بد نتائج سے بچاؤ کے لیئے ہے، اسی لیئے پردے کے عملی اظہار کے لیے غض بصر کے حکم میں بلا تفریق مرد وعورت دونوں کو شریک کیا گیا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

”اسلام نے جو یہ حکم دیا ہے کہ مرد عورت سے اور عورت مرد سے پردہ کرے۔ اس سے غرض یہ ہے کہ نفسِ انسانی پھسلنے اور ٹھوکر کھانے کی حد سے بچا رہے۔“

(البدر جلد3 صفحہ34)

خدا تعالیٰ نے حیا عورت کی فطرت میں رکھی ہے۔ یہی حیا اس کے تقدس عزت اور نیک نامی کی ضامن ہے۔ خدا تعالیٰ نے حیا عورت کی جائز اور ضروری آزادی کو برقرار رکھتے ہوئے اسے اپنی زینت کے بلا استثناء اظہار سے پرہیز کی تعلیم دیتا ہے۔ اور عملاً یہ تجویز کرتا ہے کہ حیادار لباس کے ساتھ ساتھ مومن عورت کا انداز اور رنگ ڈھنگ بھی ایسا پُر وقار ہو کہ کسی کے دل میں کوئی بھی شیطانی خیال جنم ہی نہ لے۔ ہر ایسے ناجائز طریق اور خیال کا سدِّباب کیا جائے جس سے عورت نامحرم مرد کے لیے کشش کا باعث بن جائے۔

ایک ایسے معاشرے میں جہاں عورت کو جسمانی زیبائش اور آرائش کی طرف راغب کر کے اسے مردوں کی تسکین اور بد خیالات کی تکمیل کا ذریعہ بنا دیا گیا ہو وہاں ایک مومنہ عورت ہی ہے جو صحیح معنوں میں شیطان اور اس کے پیروکاروں کے بنائے ہوئے معیاروں اور پیمانوں کو رد کر سکتی ہے اور ایک باحیا اور باپردہ عورت ہی اپنی کھوئی ہوئی عزت اور تقدس کا واپس لا سکتی ہے۔ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا، کی اسلامی تعلیم کی اطاعت کر کے ہی ہم اس فحش معاشرے میں پاک نمونے قائم کر سکتی ہیں اور پاکیزہ معاشرے کی بنیاد ڈالنے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ آج اس نام نہاد ترقی یافتہ دور میں جہاں حیا کے معیار الٹا دیئے گئے ہیں۔ ہمیں امامِ وقت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مستقل راہنمائی حاصل ہے۔ تاہم مغرب کی اندھی تقلید کے خوفناک نتائج سے بچ سکیں۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”بازاروں اور تفریح گاہوں میں پردے کا خیال نہ رکھنا، مخلوط پارٹیوں میں بے پردہ شامل ہونا، کزنز، کلاس فیلو اور غیر مردوں کے ساتھ غیر ضروری دوستی، لغو اور بے ہودہ پروگرام دیکھنا۔ ان میں شامل ہونا، جینز کے ساتھ چھوٹا بلاؤز پہننا، ایسی جگہ ملازمت کرنا۔ جہاں لباس، حیا کے تقاضوں کے خلاف پہننا پڑے، فلمیں دیکھنا، شادیوں میں ڈانس کرنا، وہ شیطانی حربے ہیں جو عورت سے اسکی حیا چھین کر اسے بدصورت بنا دیتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 19 اکتوبر 2011ء)

بے حجابی عورت کو بے وُقعت بنا دیتی ہے جبکہ حیا عورت کو حُسنِ سیرت بخشتی ہے اور قابلِ احترام بنا دیتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ امامِ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے شرم وحیا کی حقیقی روح کو سمجھیں اور پردے کی اسلامی تعلیمات کو صحیح طور پر اپنائیں۔ اور ان خوش نصیب حیادار خواتین میں سے ہو جائیں جنہیں خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں نبیوں کی بیویوں اور بیٹیوں کے ساتھ شامل کر کے عزت اور احترام کی بلند ترین مسند پر بٹھایا ہے۔ آمین۔

انٹرنیٹ اور کیبل کے غلط اثرات

سعدیہ محمود _____ وُوڈبرج

موجودہ دور میں کمپیوٹر کا استعمال انسان کی روزمرہ ضرورت بنتا جارہا ہے۔ اگر کمپیوٹر کا صحیح استعمال کیا جائے تو معلومات میں بھرپور اضافہ ہو سکتا ہے۔ اور انٹرنیٹ کے ذریعے بھرپور فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ انٹرنیٹ کا غلط استعمال ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آرہا ہے۔

بحیثیت ایک احمدی قرآن مجید کے اس ارشاد وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ کہ مومن لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں (المومنون:4)۔ کے مطابق انٹرنیٹ اور کیبل وغیرہ کے غلط استعمال کو محدود کرتے ہوئے اِن سے بچنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیئے۔

ہمارے پیارے امام سیدنا حضرت خلیفتہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے تازہ ارشادات وہدایات میں ان چیزوں سے بچنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے نظام جماعت کو نگرانی کی تاکید فرمائی ہے۔

انٹرنیٹ کے بارے میں حضرت خلیفتہ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 30 جنوری 2004ء کے خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا ”متعدد بار انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارے میں احتیاط کا کہہ چکا ہوں۔ بعد میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ یہ باپوں کی بھی ذمہ داری ہے، یہ ماؤں کی بھی ذمہ داری ہے کہ انٹرنیٹ کے رابطوں کے بارے میں بچوں کو ہوشیار کریں خاص طور پر بچیوں کو“۔

بچے بعض اوقات کمپیوٹر پر غلط قسم کی چیزیں دیکھتے ہیں، دوسروں سے بات چیت کرتے ہیں یا غلط ویب سائٹ کھول کر بیٹھ جاتے ہیں اور آجکل اس طرح کی دکانیں بھی کھل گئی ہیں جہاں سے ویڈیو سی۔ ڈیز بآسانی مل جاتی ہیں۔ بچے ویڈیو سی ڈیز لے آتے ہیں جو کہ بیہودہ گانوں اور ڈراموں کی ہوتی ہیں اور یہ بچوں پر غلط اثرات پیدا کرنے کا موجب بنتی ہیں۔ اس وقت یہی انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کا غلط استعمال دنیا بھر میں بے پناہ مسائل پیدا کر رہا ہے جس سے نوجوان نسل کو بچانا از حد ضروری ہے۔ اس کیلئے چند امور پر خصوصی توجہ دینا ضروری ہے۔

1- پہلا یہ کہ اگر گھر میں کمپیوٹر موجود ہے تو اُسے بچے کے پرائیوٹ کمرے میں رکھنے کی بجائے Common Rooms میں رکھیں تاکہ آتے جاتے کمپیوٹر پر نظر پڑ سکے کہ بچہ کمپیوٹر یا لیپ ٹاپ کو کس کام کیلئے استعمال کر رہا ہے۔

2- دوسرا یہ کہ کوشش کریں کہ بچے انٹرنیٹ کلبز یا انٹرنیٹ چیٹ رُومز (chat Rooms) میں نہ جائیں۔

3- تیسرا یہ کہ رات زیادہ دیر تک بچوں کو انٹرنیٹ اور کمپیوٹر استعمال کرنے سے روکنا بہت ضروری ہے کیونکہ رات گئے تک کمپیوٹر استعمال کرنے والے بچے یا تو انٹرنیٹ کا غلط استعمال کرتے ہیں یا پھر ایسی مصروفیت رکھتے ہیں جو کہ اُن کی ذہنی و جسمانی نشوونما پر بد اثرات پیدا کرنے والی ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چیٹنگ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔

” بعض لڑکے، لڑکی بن کر بات چیت کر رہے ہوتے ہیں جب جماعت کا تعارف ہو جائے تو لڑکی خوش ہو جاتی ہے کہ دعوتِ الی اللہ ہو رہی ہے اگر آپ کی نیت صاف بھی ہے تو دوسری طرف جو لڑکا، لڑکی بن کر بیٹھا ہوا ہے آپ کو کیا پتہ کہ اس کی نیت کیا ہے۔ پھر بعض اوقات تصویروں کے تبادلے شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض جگہوں پر رشتے بھی ہوئے ہیں اور بھیانک نتائج سامنے آئے ہیں۔ انٹرنیٹ ایک معاشرتی برائی بن کر سامنے آرہا ہے۔ اگر دعوتِ الی اللہ ہی کرنی ہے تو لڑکیاں، لڑکیوں ہی کو دعوتِ الی اللہ کریں، لڑکوں کو نہ کریں۔ یہ کام لڑکوں ہی کیلئے رہنے دیں۔ والدین اس بات پر نظر رکھیں کہ کھلے طور پر انٹرنیٹ کے رابطے نہیں ہونے چاہئیں۔ جو شعور کی عمر کے ہیں وہ خود بھی ہوش کریں۔ جن عورتوں نے غیر از جماعت مردوں سے شادیاں کی ہیں اب پشیمانی کا اظہار کرتی ہیں۔ بچوں کا رجحان تو زیادہ باپوں کی طرف ہوتا ہے کیونکہ وہاں آزادی زیادہ ہوتی ہے اگر کچھ بیٹیاں ماں کے زیرِ اثر جماعت سے کچھ نہ کچھ تعلق رکھ رہی ہوں تو شادی کے موقع پر باپ غیر از جماعت میں ہی شادی کرنا چاہتا ہے۔ بعض باپوں کے خلاف آواز اٹھاتی ہیں لیکن بعض مجبور بھی ہوتی ہیں“۔ حضور انور نے نصیحت فرمائی ”انٹرنیٹ پر رابطے نہیں ہونے چاہیئے۔ پیار سے سمجھائیں، آرام سے سمجھائیں خود بھی ہوش کریں ورنہ یاد رکھیں کہ احمدی ماؤں کی کوکھ سے نکلنے والے بچے آپ غیروں کی گود میں دے رہی ہونگی کیونکہ آپ لوگ نہ صرف خود پر بلکہ اپنی نسلوں پر ظلم کر رہے ہیں“۔ (روزنامہ الفضل 8 مارچ 2004ء)

لہٰذا والدین کو چاہیئے کہ وہ بچوں کو کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کا صحیح استعمال کرنا سکھائیں ورنہ دوسری صورت میں اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ یہ چیزیں آپ کے بچوں کو غلط راستوں کی طرف لے جائیں گی نیز والدین کیلئے بھی ضروری ہے کہ وہ خود بھی کمپیوٹر استعمال کرنے کا شعور پیدا کریں تا کہ بچوں سے اُن کے معاملات پر خود بھی گفتگو کر سکیں۔ اس طرح بچوں اور والدین کے درمیان فاصلہ نہیں رہتا۔

اسی طرح کیبل پر ہر قسم کے چینلیز آتے ہیں اس میں سپورٹس، نیوز چینلیز یا ڈاکیومینٹری چینلیز تو فائدہ مند ہیں مگر بعض چینلیز پر۔۔۔، فحاشی اور اور بے حیائی کے سوا کچھ نہیں۔ بچے تو معصوم ہوتے ہیں۔

انہیں نہیں معلوم کہ کیا چیز ان کے اخلاق اور تربیت کو متاثر کرے گی لہٰذا ایسی صورت میں والدین کی ذمہ داری ہے کہ کیبل لگاتے وقت احتیاط سے چینلیز اپنے T.V پر سیٹ کریں اور بے ضرورت چینلیز کو بلاک کر دیں۔ پھر بچوں کو اپنے ساتھ بٹھا کر ٹی وی دکھائیں اور پیار سے سمجھائیں کہ یہ پروگرام اچھا نہیں اور دیکھنے کے قابل نہیں۔ اس لئے کہ بچے کا ذہن بہت معصوم ہوتا ہے وہ جو کچھ ٹی وی پر دیکھے گا ویسا ہی بولنا اور کرنا چاہے گا۔ اس لئے والدین کو چاہیئے کہ بچوں کو ان کی تفریح کے وقت معلوماتی اور معیاری پروگرام دکھائیں۔ ایسا کرنے سے ہی ہمارا ماحول اور معاشرہ بہتر تربیت کرنے کے ساتھ نیک نسلیں تیار کرنے والا ہو سکے گا۔

چنانچہ حضور انور کے ارشاد کی روشنی میں ہمارا فرض ہے کہ ہم ان چیزوں کے غلط استعمال سے مکمل طور پر اجتناب کریں اور ان کا مثبت استعمال کر کے ان سے فائدہ اٹھائیں نیز اللہ تعالیٰ نے MTA کی شکل میں جو آسمانی مائدہ ہم پر نازل کیا ہے اُس سے اپنے آپ کو وابستہ کریں۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے ایک خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمایا

"MTA کے پروگرام ایسے نہیں ہیں کہ جن کو آپ خفیف نظر سے دیکھیں یہ ایک روحانی انقلاب پیدا کرنے کیلئے آسمان سے فیض اترا ہے اور اِسے ہر حالت میں کامیاب بنانا ہو گا" پھر فرمایا "MTA کی وجہ سے اللہ کے فضل سے ہماری نئی نسلوں کے ذوق سُدھر رہے ہیں۔ ہمارے پروگراموں میں سچائی، سادگی اور فطری جذبہ ہے"۔ (خطبہ جمعہ 17 فروری 1995ء)

اگر آپ اپنے بچوں کو ان لغویات اور تباہی کے گڑھے سے بچانا چاہتی ہیں تو انہیں خدا کی یاد اور پنجوقتہ نماز کا عادی بنائیں کیونکہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے اور ویسے بھی انسانی تخلیق کا مقصد خدا کی عبادت ہے۔ اپنے بچوں کو خدا کی یاد سے وابستہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری نئی نسل کو اعلیٰ اخلاق کا مالک بنائے۔ (آمین)

قُرّۃ اعین

محترمہ اِرم بیگ صاحبہ اہلیہ شمیم بیگ صاحب سرے ساؤتھ وینکوور سے تحریر کرتی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پُر شفقت دُعاؤں کی بدولت اللہ تعالیٰ نے اُنہیں 30 اپریل 2018ء کو بیٹے کی نعمت سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام میکائیل اعظم بیگ تجویز ہوا ہے اور وقفِ نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ عزیزم مرزا نسیم اللہ بیگ صاحب سرے ساؤتھ کا پوتا اور مظفر احمد خان صاحب پاکستان کا نواسا ہے۔ خدا تعالیٰ سے نومولود کے نیک خادمِ دین ہونے کی درخواست ہے۔

جلسہ سالانہ کینیڈا کی یاد میں

آنسہ طاہرہ مسعود _____ ہارٹ لیک نارتھ برمپٹن

وہ جلسے کی انمول آخر کی گھڑیاں
وہ بھیگی دعائیں، وہ آنکھوں کی جھڑیاں

دلوں میں وفائے محمدؐ بسا کے
سبھی تو خدا کی رضا کی تھی پڑیاں

وہ لجنہ کا جذبۂ خدمت کہ جس میں
ڈیوٹی خوشی سے وہ دیتیں تھی کھڑیاں

وہ مہدیؑ کی بیعت کا ناطہ کہ جس میں
ہمیشہ ترقی کا زینہ ہی چڑھیاں

مقرّر بھی یکتائے علم و ہنر تھے
مِلاتے تھے حالات کی وہ بھی کڑیاں

وہ قومیں خدا جن کو خود ہے بناتا
مصائب سے نہ پھر کبھی بھی تھی ڈریاں

جو اخلاص سے جان و مال و وفا دیں
وہ قومیں خدا کو ہیں پیاری ہی بڑیاں

تو مُلّاں کو اے جان! دل پر نہ لینا
لگاتا ہے گو اک زمانے سے تڑیاں

اپنے بڑھاپے کو خوبصورت بنائیں

روبینہ نسرین--سرے ساؤتھ، وینکوور

زندگی تین حصوں میں بٹی ہے بچپن، جوانی اور بڑھاپا۔ زندگی کے یہ سارے حصے ہی بہت خوبصورت ہیں اگر صرف ہم ان کو گزارنے کا سلیقہ سیکھ لیں ان خوبصورت حصوں میں بڑھاپا بھی ہے صرف یہ ہے کہ بڑھاپے کے ساتھ ہماری ذمہ داریاں کچھ زیادہ بڑھ جاتی ہیں اگر بڑھاپے کی ان ذمہ داریوں سے ہم آگاہ ہوں گے تو یقیناً بہت خوبصورت وقت گزرے گا۔ لوگ ہماری طرف رشک کی نگاہ سے دیکھیں گے اپنے بڑھاپے کو بہتر بنانے کے لئے تیاری کریں اور اس بارے میں اپنی سوچ کو مثبت رکھیں اور یہی سوچ اور تیاری آپ کو خوبصورت بنائے گی۔

بڑھاپا گھبرانے کے لیے نہیں ہے بلکہ یہی تو خوشیاں بکھیرنے اور بانٹنے کی چیز ہے۔ زندگی کے اس خوبصورت حصے سے بھرپور لطف اندوز ہوں۔ اپنے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں کے ہمراہ خاندان میں اپنی اہمیت کے ساتھ بھرپور طور پر جئیں۔ ہم سب جانتے ہیں کہ چھوٹے بچوں کی معصوم باتوں سے ہم جی اُٹھتے ہیں۔ بچوں کے مُنہ سے دادا ابو اور نانا ابو کہنے سے ہمارا دل خوشی سے بھر جاتا ہے۔ زندگی خوبصورت اور بامعنی لگنے لگتی ہے۔

ایک جرمن مفکر کا کہنا ہے کہ کوئی بھی انسان جو خوبصورتی کو دیکھنے کی صلاحیت بنائے رکھے وہ کبھی بوڑھا نہیں ہوتا۔

بھارت کے ڈاکٹر وشویشوریا نے سو سال عمر پائی جب اُن سے لمبی عمر کا راز پوچھا گیا تو جواب دیا کہ جب بڑھاپا میرا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تب میں اندر سے جواب دیتا ہوں کہ وشویشوریا گھر پر نہیں ہے تو وہ نا امید ہو کر واپس لوٹ جاتا ہے اور میری ملاقات ہوتی ہی نہیں وہ مجھ پر حاوی کیسے ہو سکتا ہے بڑھاپے کو ٹالا نہیں جا سکتا لیکن اسے خوشگوار بنایا جا سکتا ہے۔

چند کارآمد باتیں

درج ذیل باتوں کو اپنانے سے آپ اپنی زندگی کو تو خوبصورت بنائیں گے ہی بلکہ آپ کے ارد گرد ملنے جلنے والوں کی زندگی بھی خوشگوار ہو جائے گی

خدا تعالیٰ پر اپنا یقین پختہ رکھیں۔ خود کو عبادت کا پابند رکھیں

مذہبی رواداری کو اپنے اندر زندہ رکھیں عبادت کے بغیر زندگی کامیاب نہیں ہو سکتی

جماعت سے تعلقات کو مضبوط بنائیں، خلیفہ وقت کی مطیع رہیں

زندگی کے بارے میں مثبت نظریہ رکھیں

اپنی زندگی کو ایک معمول کے مطابق رکھیں

اچھی صحت کو ہمیشہ ترجیح دیں جو آپ کو اچھی اور سادہ خوراک سے حاصل ہو گی

خود کو کسی بھی ذہنی تناؤ سے دُور رکھیں

اپنے شوق اور پسند کے کاموں میں زیادہ دلچسپی لیں

اللہ تعالیٰ کے حضور احسان مندی کے جذبات

امتہ الرفیق ظفر---سابق صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

الحمد للہ ثُمّ الحمد للہ۔ ہمارے سر اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہیں اور زبانیں اس کی حمد وثنا کے گیت گاتی ہیں اور دِل اللہ کی محبت میں جذباتِ تشکر سے لبریز ہیں کہ اللہ کی دی ہوئی توفیق سے ہمارا قرآن مجید کا ترجمہ اور مختصر تشریح کے ساتھ دوسرا دور مکمل ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ترجمۃ القرآن کلاس 4 مئی 2010ء کو شروع ہوئی تھی اور تقریباً 6 سال کے بعد دوسری مرتبہ یہ کلاس مارچ 2016ء میں اپنے اختتام کو پہنچی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

سب سے پہلے تو ہم سب اپنے ربِّ علّام کی شکر گزار ہیں جو نُوروں کا منبع اور علوم کا سرچشمہ ہے۔ وہ ہمارا محبوب اور ودود رب جو ذوالجلال والاکرام ہے۔ جس نے اپنی صفتِ رحمانیت کے تحت ہمیں اپنے عرشی خزانوں میں سے ایک بیش بہا بے مثل خزانہ قرآن مجید عطا کیا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں، اس کے فیضوں کا ایک ناپیدا کنار سمندر ہے۔ اس کے نوروں کو جذب کرنے اور اس کی برکتوں کے حصول کیلئے صراطِ مستقیم ہے۔

خدا تعالیٰ جو ہمارا منعم اور منّان خدا ہے اُس کے فضلوں اور اُس کی نعمتوں کی تعریف کرنے کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی توصیف کر رہا ہے عاشقِ صادق حضرت مسیح موعودؑ جس محبت سے اللہ کی شان میں فرماتے ہیں (ہم بھی ملتجی ہیں)

یَا مَنْ اَحَاطَ الْخَلْقَ بِالْآلَاءِ نُثْنِیْ عَلَیْکَ وَ لَیْسَ حَوْلَ ثَنَآءِ

اے وہ ذات! جس نے الٰہی نعمتوں سے مخلوق کا اِحاطہ کر رکھا ہے۔ ہم تیری تعریف کرتے ہیں مگر تعریف کی طاقت نہیں پاتے۔

اللہ جو نور السمٰوات والارض ہے۔ اس کا نُور اُس نور پر فائض ہوا جس کا نامِ گرامی محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ ہے۔ اُس نُور کے وارد ہونے سے آپؐ مجمع الانوار بن گئے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے تھے۔ کہ نور وحی کے نزول کا فلسفہ یہی ہے کہ نُور پر نُور وارد ہوتا ہے کیونکہ فیضان کیلئے مناسبت شرط ہے۔ (ادب المسیح ص 311)

سیّدنا حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ گرامی قرآنی علوم سے آراستہ ہونے کا سب سے اعلیٰ وارفع راستہ ہے۔ آپؐ کا وجودِ اقدس اللہ تعالیٰ کی بخشش اور اس کی رحمت کا نشان ہے۔ آپؐ اُمّی ہونے کے باوجود ایسا بے نظیر تحفہ لائے جس کے آگے سورج چاند بھی ماند ہے۔ آپؐ نے اس آبِ حیات سے مُردہ دِلوں کو زندگی کے جام پِلا دیئے اور اپنی عطا اور فیض کی اس قرآنی مشعل کے ذریعے سے ہر زمانے کو روشن کر دیا۔ حضرت مسیح موعودؑ ہمارے محبوب نبیؐ کی محبت میں آپؐ کے اوصافِ حمیدہ کے بیان میں بہت جوش سے فرماتے ہیں۔

؎ دَر دِلم جوشد ثنائے سرورے آنکہ در خوبی ندارد ہمسرے

میرے دِل میں اُس سردارؐ کی تعریف جوش مار رہی ہے جو خوبی میں اپنا کوئی ثانی نہیں رکھتا۔

؎ بر لبش جاری زِ حکمت چشمۂ در دِلش پُر از معارف کوثرے

اس کے منہ سے حکمت کا چشمہ جاری ہے اور اُس کے دِل میں معارف سے پُر ایک کوثر ہے۔

قرآنی علوم کے اس خوبصورت ماخذ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کے متعلق حضرت مصلح موعودؓ آپؐ کے احسانات کا تذکرہ محبت سے پُر جذباتِ تشکر سے فرماتے ہیں۔ کہ آپؐ نے قرآن کو اپنے نفس پر وارد کیا۔ حتّٰی کہ آپ مجسم قرآن ہوگئے۔ آپؐ کی ہر حرکت اور آپؐ کا ہر سکون قرآن کی تفسیر تھے۔ آپؐ کا ہر خیال اور ہر ارادہ قرآن کی تفسیر تھا۔ آپؐ کا ہر احساس اور ہر ہر جذبہ قرآن کی تفسیر تھا۔ آپؐ کی آنکھوں کی چمک میں قرآنی نور کی بجلیاں تھیں اور آپؐ کے کلمات قرآن کے باغ کے پھول ہوتے تھے۔ ہم نے اُس سے مانگا اور اُس نے دیا۔ اُس کے احسان کے آگے ہماری گردنیں خم ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ ۔ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (تفسیر کبیر جلد 3 دیباچہ)

ہم خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے آباؤ اجداد اور ہمیں اس مہدی مسعود مسیح موعودؑ کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی جو قرآن مجید اور

آنحضرتؐ کی پیشگوئیوں کے عین مطابق زمانے کی اصلاح کیلئے مجددِ اعظم بن کر آیا اور قرآنی علوم کے باغ کا باغبان بنا۔ اس باغ کو سینچا اور پھر سرسبز و شاداب کر دیا۔ آپؑ کی بیش قیمت تصنیفات، زندگی بخش تحریرات نے قرآن کی خوبیوں اور اسکے بے نظیر حُسن و جمال کا آئینہ دُنیا کو دکھایا۔ سچ ہے

شاگرد نے جو پایا اُستاد کی دولت ہے۔

ہمارے دل اللہ تعالیٰ کے احسانات سے لذت پاتے ہیں کہ اُس نے ہمیں ایسے بابرکت وجود عطا کیئے جن کا فیض جاری و ساری ہے۔ ہمارے محسن خلفاء کرام اور اولیاء کرام اور صلحاء کی تفاسیر قرآنیہ ہمارے لیئے انمول خزانہ ہیں۔ یہ سب ہمارے محسن ہیں جنہوں نے ہمیں قرآنی علوم کے سیکھنے کی چاٹ لگا دی۔

ہمارے موجود خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، اللہ تعالیٰ آپ کی عمر و صحت میں بے انداز برکت دے۔ ہر فردِ جماعت کو قرآن شریف کو اپنا راہنما اور مکمل طور پر دستور العمل بنانے کی نصیحت فرماتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں

"پس ہم میں سے ہر ایک کو اپنا جائزہ لینا چاہیئے کہ وہ کس حد تک قرآن سے محبت کرتا ہے۔ اسکے حکموں کو مانتا ہے اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے محبت کے اظہار کے بھی طریقے ہوتے ہیں۔ سب سے زیادہ ضروری چیز جو ہر احمدی کو اپنے اُوپر فرض کر لینی چاہیئے وہ یہ ہے کہ بلا ناغہ کم از کم دو تین رکوع ضرور تلاوت کرے۔ پھر اگلے قدم پر ترجمہ پڑھے اور ہر روز تلاوت کے ساتھ ترجمہ پڑھنے سے آہستہ آہستہ یہ حسین تعلیم غیر محسوس طریق پر دماغ میں بیٹھنی شروع ہو جاتی ہے"۔

(شرائط بیعت اور احمدی کی ذمہ داریاں صفحہ 113-112)

حضرت مسیح موعودؑ کا یہ پیغام کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔" (کشتی نوح صفحہ 13)

ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا ہو گا اور اس پر عمل کر کے قرآن مجید کی سب بھلائیوں کا وارث بننا ہو گا۔ انشاء اللہ۔

قرآن شریف کی ابتداء بھی دُعا کے ساتھ کی گئی ہے اور اس کا اختتام بھی دُعا پر کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فیض اور اس کے فضل کو حاصل کرنے کا ذریعہ صرف اور صرف دُعا ہے ۔ اس لئے قرآن مجید ختم کرنے پر خاص طور پر دُعائیں کرنی چاہئیں۔ ختم قرآن کے وقت انفرادی طور پر دُعا کی جاتی ہے اور اجتماعی طور پر بھی۔

قرآن مجید کے اختتام پر دُعائیں کرنا ایک بابرکت عمل ہے اور اُمت میں جاری رہا ہے۔ ابن ابی داؤد نے حکم بن عتیبہ سے روایت کی ہے اُنہوں نے کہا کہ مجھے مجاہدؒ نے اپنے ہاں بلایا۔ میں گیا تو وہاں ابن ابی امامہ بھی موجود تھے۔ ان دونوں نے مجھے کہا کہ ہم نے تمہیں اس لیئے بلایا ہے کہ ہم قرآن کریم ختم کرنے والے ہیں اور ختم قرآن کے وقت دُعا مقبول ہوتی ہے۔ مجاھدؒ ہی سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ صحابہؓ ختم قرآن کے وقت جمع ہوتے تھے کیونکہ ختم قرآن کے وقت رحمت کا نزول ہوتا ہے۔

شعب الایمان میں انسؓ سے مرفوعاً مروی ہے کہ جس شخص نے قرآن کریم ختم کر کے خدا تعالیٰ کی حمد کی اور رسولِ کریم ﷺ پر درُود بھیجا اور اپنے پروردگار سے مغفرت مانگی تو بے شک اُس کے ایک اچھے موقع پر اپنی بھلائی طلب کی۔

(الاتقان اُردو صفحہ 309)

ختمِ قرآن کا وقت بھی خاص قبولیت کے اوقات میں سے ہے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ قرآن کریم ختم کرتا ہے تو اسوقت ساٹھ ہزار فرشتے اس کے لیئے دُعائیں کرتے ہیں۔ (شوکانی صفحہ 42-43)

حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ تحریر فرماتے ہیں:

"ختم قرآن میں اپنے گھر والوں اور دوستوں کو شریک کرنا چاہیئے۔ طبرانی نے انسؓ کی نسبت روایت کی ہے کہ جس دن وہ قرآن ختم کیا کرتے تھے تو اپنے خاندان والوں کو جمع کر کے خدا تعالیٰ کے حضور دُعائیں کرتے تھے۔ ختم قرآن کے وقت یہ لازم ہے کہ سورۃ الناس پڑھ کر پھر سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرۃ کی چند آیات پڑھی جائیں۔"

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ جب قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ چکتے تو الحمد للہ سے پھر شروع کر دیتے اور اسے پڑھ لینے کے بعد سورۃ البقرۃ میں سے بھی اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک قرأت فرماتے اور اس کے بعد ختم قرآن کی دُعا کر کے اُٹھتے۔ (دارمی بحوالہ الاتقان صفحہ 311)

آپؐ فرماتے تھے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑھ کر پسندیدہ کام اس شخص کا ہے جو قرآن شروع سے آخر تک پڑھتا ہے اور جب اس کے خاتمہ پر پہنچتا ہے تو پھر ابتداء سے پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ (ترمذی)

گویا اس میں یہ خوشخبری دے دی گئی ہے کہ محمد مصطفیٰؐ کی تعلیم پر عمل کرنے والا ترقیات حاصل کرے گا۔

حضرت حُذیفہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ قرآن ختم ہونے پر یہ دُعا مانگا کرتے تھے۔ اللھم ارحمنی بالقرآن۔۔۔۔۔

(احیاء العلوم الدین للغزالی صفحہ 278)

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو قرآن مجید کا حقیقی عاشق بنائے۔ ہماری کمزوریاں ڈھانپ دے۔ ہمیں، ہماری اولادوں اور ہماری نسلوں کو قرآن کے باغ کے شیریں پھل کھانے والا بنائے۔ اس زندگی بخش روحانی تحفے سے ہم اپنے آپ کو مالا مال کر کے دُنیا میں قرآن کی دولت کو بانٹنے والیاں بنیں۔ ہمارے اخلاق قرآن کے اخلاق بن جائیں۔ ہمارے دِل قرآن سے حظ اُٹھاتے رہیں۔ ہماری جبینیں قرآن کے نور سے جگمگاتی رہیں اور دُنیا و آخرت میں قرآن ہمارا ساتھی بن جائے۔ آمین۔

آمین کی اس بابرکت تقریب میں مکرمہ و محترمہ صاحبزادی امتہ الجمیل صاحبہ شامل ہوئیں بنت حضرت مصلح موعودؓ موسم کی بے حد خرابی کے باوجود

(بقیہ صفحہ 26 پر)

جہلم کے اضلاع کی سرزمین اپنے اندر اسلامی سرشت کی خاصیت رکھتی ہے

نسرین محبوب ---احمدیہ ابوڈ آف پیس

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: سیالکوٹ، گجرات، گوجرانوالہ اور جہلم کے اضلاع کی سرزمین اپنے اندر اسلامی سرشت کی خاصیت رکھتی ہے۔ ان اضلاع میں بہت لوگوں نے حق کی طرف رجوع کیا ہے اور کثرت سے مرید ہوئے ہیں۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 324)

میرے نانا جان مرحوم ملک عبدالغنی صاحب ولد منشی محمد دین صاحب محمود آباد ضلع جہلم میں پیدا ہوئے۔ مرحوم نہایت متقی، فراست و بصیرت کے مالک اور صاحب الرائے بزرگ تھے۔ ایک کلرک کے طور پر ملازمت اختیار کی اور ترقی کر کے افسر خزانہ کے عہدہ تک پہنچے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب محکمہ مال میں مسلمانوں کو ملازمت نہیں ملتی تھی۔ سلسلہ کے کاموں میں بڑی دلچسپی لیتے تھے۔ ملازمت کے سلسلہ میں آپ کو مختلف شہروں میں جانے کا موقع ملا۔ آپ مرحوم جہاں بھی گئے کوئی نہ کوئی جماعتی عہدہ آپ کے پاس رہا۔ محمود آباد کی جماعت کے ایک لمبے عرصہ تک امیر رہے۔ آپ تیئیس (23) سال کے تھے جب آپ کو جماعت کا امیر مقرر کیا گیا۔ مرکز کے ساتھ بے حد لگاؤ تھا۔ طبیعت نہایت سادہ تھی۔ ہمیشہ سیدھی سادی اور سچی بات کرتے۔ عمر بھر اصولوں کو مدِ نظر رکھا۔ ہر ایک سے بڑی شفقت اور پیار سے پیش آتے۔ بچوں سے خاص طور پر بڑا پیار کرتے۔ بیماروں کی عیادت کو پہنچتے۔ الہامی دعائیں بڑی کثرت سے پڑھا کرتے تھے۔ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی صحت اور درازئ عمر کے لیے ہر نماز میں بڑے التزام سے دعا کرتے۔ فرمایا کرتے تھے صحیح اور مخلص احمدی بننے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے مرحوم نانا جان نے اپنے گھر میں ایک چھوٹی سی لائبریری بنا رکھی تھی۔ آپ نومبر 1972ء کو اس دنیائے فانی سے رخصت ہو کر اپنے محبوبِ حقیقی سے جا ملے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔ موصی ہونے کی وجہ سے آپ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔

نانا جان کی وفات پر محترم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے الفضل میں لکھا۔ محترم ملک صاحب موصوف راولپنڈی کچہری میں افسر خزانہ کے عہدہ پر فائز تھے۔ اپنے عملہ اور ضلعی حکام میں بڑی عزت و تکریم کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ مخلوقِ خدا کے ہمدرد اور ان کی جائز ضرورت کے وقت مدد و معاون اور مددگار ثابت ہوتے تھے۔ مرحوم نیک سیرت اور اپنے اندر رفقاء کا پہلو غالب رکھتے تھے۔ ہر ایک سے ملاطفت سے پیش آنا ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ مومنانہ فراست کے مالک مخلص، محنتی اور شعائرِ اسلام کے پابند تھے اور خوش قسمتی سے رویائے صادقہ کی نعمت سے بھی نوازے گئے تھے۔ مقامی جماعت میں کئی سال سیکرٹری مال مرکزی اور نائب امیر کے عہدہ پر فائز رہے۔ اور اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کا صحیح احساس رکھتے ہوئے ان کی ادائیگی میں کوشاں رہتے تھے۔ پنشن لینے کے بعد تو ان کا بیشتر وقت خدمتِ دین میں ہی گزرتا تھا۔ وفات کے وقت اللھم با لرفیق الاعلیٰ کا ورد کرتے ہوئے اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ان کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ (روزنامہ "الفضل" 6 دسمبر 1972ء)

جناب محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے ناظر بیت المال آمد ربوہ ملک عبدالغنی صاحب مرحوم کے متعلق لکھتے ہیں:۔

"ملک عبدالغنی صاحب مرحوم ریٹائرڈ افسر خزانہ جماعت احمدیہ راولپنڈی کے نہایت سرگرم کارکن تھے۔ نائب امیر اور مرکزی سیکرٹری مال کے فرائض ایک عرصہ تک بأحسَنِ طریق اور نہایت شوق کے ساتھ سرانجام دیتے رہے۔ دعا گو، خاموش طبع، منکسر المزاج، سلسلہ کے فدائی، خدمتِ دین میں رات دن ایک کر دینے والے اور انتھک کوشش کرنے والے بزرگ تھے۔ مشکلات سے گھبراتے نہیں تھے۔ ہزاروں دقتوں کے باوجود دعاؤں کے ساتھ کام جاری رکھتے۔ ایک بار انھوں نے ذکر کیا کہ ایک سال وصولی بہت کم ہوئی، مایوسی کی حالت میں سوئے۔ رات کو خواب میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ تشریف لائے اور فرمایا اٹھو اور کام کرو یہی تو کام کرنے کا وقت ہے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملک صاحب مرحوم کو مغفرت کی چادر میں چھپالے اور جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین"۔ (روزنامہ "الفضل" 6 دسمبر 1972ء)

(جناب عبدالغنی خان صاحب مرحوم کا ذکر "بشاراتِ رحمانیہ جلد اول" صفحہ 402 بعنوان "نور علیٰ نور" ہے۔)

ذکر چل پڑا ہے حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ کا بہتر ہو گا کہ کچھ احمدیت کے فدائی بزرگوں کا ذکر کر دیا جائے۔ جہلم کی سرزمین نے بھی کیسے کیسے عمدہ اور خوش رنگ پھول اگائے ہیں جن کی خوش رنگی اور خوشبو ہمیشہ دماغ میں بستی رہے گی۔ یہ تمام (مندرجہ ذیل) صحابی تو پہلے ہی تھے نورٌ علیٰ نور ہو گئے۔

ان میں مولوی عبدالغنی صاحب صحابی ابن صحابی (مولوی برھان الدین) تھے۔ دونوں بزرگوں کا شمار 313 صحابہ کرام میں ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور قابلِ

احترام بزرگ مہر نور احمد صاحب مرحوم تھے جو کہ بہت ہی سادہ طبیعت اور حلیم تھے۔ اللہ ان کے درجات بلند کرے اور جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔ ہمارے ایک اور بزرگ چوہدری اللہ درد خان صاحب جے۔ وی (J.V) ہیڈ ماسٹر تھے جن کو عالمِ جوانی میں ہی شہید کر دیا گیا جن کا ذکر "بشاراتِ رحمانیہ" کے صفحہ 350 پر درج ہے۔ مرحوم ہر چلتے پھرتے انسان کو ایک نصیحت آموز سبق دیا کرتے تھے، مثلاً جو کام خدا کے نام سے نہ شروع کیا جائے اس میں برکت نہیں ہوتی، خدا بندوں سے بہت پیار کرتا ہے، وہ بندے کے بے قرارِ دل کی دعائیں سنتا ہے، جو خدا کے بن جاتے ہیں خدا ان کا ہو جاتا ہے، مسافر اور مہمان کو کھانا کھلانے سے خدا بہت خوش ہوتا ہے، غریب مسکین کی مالی امداد کرنے سے مال میں برکت پڑتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔

اب ان حضرات کا ذکر کیا جائے جو حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ تھے اور انہوں نے حضورؑ کی جہلم آمد کے موقع پر بیعت کی سعادت پائی۔ ان میں ایک نام ملک محمد دین صاحب (منشی محمد دین) کا ہے جو پولیس میں ہیڈ محرر تھے۔ محترم ملک صاحب نے سفر جہلم کے موقع پر جہلم میں حضورِ انورؑ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ ہمارے بزرگ اس بیعت کو جہلم والی بیعت یا پگڑی والی بیعت کہتے تھے۔ کیونکہ حضور کے اس سفر میں اس قدر زیادہ لوگوں نے بیعت کی تھی کہ حضورؑ کے ہاتھ میں ہاتھ دینے کا موقع تو کئی روز تک ملنا ممکن نہ تھا اس لیے بیعت کرنے والوں نے اپنی پگڑیاں اتار کر ایک دوسرے سے گانٹھ کر لمبی پھیلا دی تھیں۔ بیعت کرنے والے آتے جاتے اور پگڑیوں پر ہاتھ رکھ کر بیعت کر کے ہٹتے جاتے۔

دوسرا نام ملک محمد عالم صاحب کا ہے جو پیشہ کے لحاظ سے زمیندارہ کرتے اور اچھی خاصی زمین کے مالک تھے۔ سادگی، خلوص اور رقت کے ساتھ بتایا کرتے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھا ہے۔ یہ کیسے پروانہ صفت لوگ تھے جو اپنے محبوب کے تصور کو ساتھ ساتھ لیے پھرتے تھے۔ اور کتنے خوش بخت تھے کہ انہوں نے مامورِ زمانہ کے چہرہ مبارک کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ اُس کی زبان مبارک سے باتیں سُنیں۔ اُس کے قرب سے فیض حاصل کیا اور آسمانی نور سے اپنے ایمان کی شمعیں براہ راست روشن کیں۔

ایک اور نام مستری کرم الٰہی صاحب کا ہے۔ منحنی سا قد و قامت، بھاری جسم اور گندمی رنگت، خاموش طبع، دعا گو، تنہائی پسند۔ انہی اوصاف کے ساتھ جناب مستری صاحب نے طویل عمر پائی۔ مستری صاحب بڑے فروتن اور سادہ طبع بزرگ تھے۔ ان کا لباس سادہ تھا اور صاف ستھرا ہوتا تھا۔ خود فراموش اور تعلق باللہ میں گم رہنے والے بزرگ تھے۔ اور نگاہیں ہمیشہ نیچی رکھتے تھے۔ مستری صاحب کو حضرت مسیح موعودؑ کا صحابی ہونے کا شرف تو حاصل ہی تھا۔ مرحوم فضول بحث و مباحثہ سے پرہیز کرتے تھے۔ ان کی زندگی اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ کی تفسیر تھی۔ تہجد، اشراق اور پنجگانہ نمازوں میں اس قدر التزام تھا کہ جیسے ان کا اوڑھنا بچھونا ہی یہی ہو۔ اللہ تعالیٰ ان تمام بزرگوں کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ آمین۔

اب میری تمام پڑھنے والی بہنوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میری اولاد کو اپنے شکر اور اپنے ذکر میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ اور مجھے بطورِ خاص بحیثیت احمدی کے سارے تقاضوں کو بطریق احسن پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(بقیہ از صفحہ 24) اس تقریب میں شامل ہوئیں۔ آپ نے بہنوں کو مبارکباد دی اور دُعا کروائی۔ اسی طرح مکرمہ امتہ النور داؤد صاحبہ سابقہ صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا بھی شامل ہوئیں اور اس بابرکت موقع پر اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ اسکے علاوہ مکرمہ آپا فرخ دلدار صاحبہ اور ثمینہ ظفر صاحبہ نے بھی قرآن کریم باترجمہ کی اس کلاس کی افادیت کے بارے میں بہنوں کے ساتھ اس بابرکت موقع پر کچھ اظہارِ رائے کیا۔ قریباً 100 سے زائد ممبرات اس بابرکت تقریب میں شامل ہوئیں۔ ہم شکر گزار ہیں کہ سیکرٹری ضیافت مکرمہ اسماء نون صاحبہ اور اُنکی ٹیم کی جنہوں نے اس موقع پر تمام بہنوں کی بہت محبت سے ضیافت کی۔ اس کلاس کے حوالے سے ایک خصوصی بات یہ ہے کہ خدا کے فضل سے بہت سی بہنوں نے Phone کے ذریعے درس القرآن سے استفادہ کیا اور بڑے شوق و ذوق سے قرآن مجید سیکھا۔ Lajna Regina کی بہنوں نے خدا کے فضل سے سارا قرآن مجید فاصلے کی دُوری کے باوجود باترجمہ پڑھا۔ میرا دل ان سب کیلئے محبت اور خلوص کے جذبات سے پُر ہے۔ باوجود دُور ہونے کے آپ سب ہمارے نزدیک ہیں۔ تصور کی آنکھیں آپ سب کو دیکھ رہی ہیں اور اس محبت کو محسوس کر رہی ہیں۔ جو آپ سب کو ہم بہنوں سے ہے۔ یہ وہ محبت و اخلاص کا رشتہ ہے جو قرآن نے ہمارے درمیان پیدا کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے ساتھ ہو اور قرآنی انوار سے آپ سب کے سینے منوّر رکھے اور آپ کے گھر برکتوں سے بھر دے۔ آمین۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

تقریب آمین لجنہ اماء اللہ ریجائنا

نومبر 2016ء میں جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد محمود کے افتتاح کے موقع پر ریجائنا تشریف لائے تو حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ مکرمہ صاحبزادی امتہ السبوح صاحبہ نے ازراہِ شفقت خاکسار کی عاجزانہ درخواست قبول کی اور ہم میں رونق افروز ہوئیں۔ آپ سے اُن بہنوں کیلئے جنہوں نے مکمل قرآن مجید ترجمہ و تشریح کے ساتھ باقاعدگی سے Online سُنا عاجزہ نے دُعا کی درخواست کی۔ خدا کے فضل سے اس بابرکت پروگرام میں لجنہ سسکاٹون، ایڈمنٹن، ٹورانٹو، کیلگری، لائیڈ منسٹر اور فورٹ مکری کی 200 سے زائد ممبرات نے شرکت کی۔ مکرمہ آپا جان مدِ ظلہا نے ازراہِ شفقت دُعا کروائی اور بہنوں کو مبارکباد دی۔

بر موقع آمین ترجمۃ القرآن کلاس

امتہ الرفیق ظفر۔۔۔سابق صدر لجنہ اماء اللہ کینیڈا

ربِّ رحماں کے فضلوں کی دیکھو بہار — میری خوشیوں کے حاصل پہ دیکھو نکھار
ختمِ قرآں پہ دِل آج مسرور ہے — اپنے ربّ کی عنایت پہ مشکور ہے
شکر للہ ملی ہے جواہر کی کان — جس سے تسکین پائے میرا جسم و جان
راستی کی قندیل اسکے ہر لفظ میں — برکتوں کی سبیل اس کے ہر حرف میں
اس کی طاعت میں پائیں ہیں برکت کا راز — اس کے خاموش سُننے میں رحمت کا ساز
اس کے احکام پر ہم سَروں کو جھکائیں — خدا کی محبت سے سینے سجائیں
اس کے باغوں سے کھائیں سعادت کے پھل — زادِ تقویٰ سے روشن کریں اپنی کل
خدا اس کا پڑھنا مبارک کرے — اس کا ہر حکم ہم سب کا گہنا بنے
ہم ہر آن اس کے فدائی رہیں — یہ کعبہ بنے ہم سودائی رہیں
محمدؐ پہ لاکھوں درُود و سلام — حرِاء سے جو لایا خدا کا پیام
اِلٰہی محبت کے نغمے سُنا کر — حقائق معارف کی کوثر بہا کر
وہ نورٌ علیٰ نور ہی بن گیا — وہ قرآں کی تصویر ہی بن گیا

جیبِ خدا پہ ہوں لاکھوں سلام
ہوں قرآں کے حامل پہ لاکھوں سلام

نوٹ: درجِ بالا نظم قرآن کریم باترجمہ کا دوسرا دور مکمل ہونے کے موقع پر لکھی گئی اور ریجائنا میں سیّدہ صاحبزادی امتہ السبوح بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت موجودگی میں آمین کی تقریب میں خاکسار نے پیش کرنے کی سعادت حاصل کی۔

تقریبِ آمین

محترمہ بشریٰ قریشی صاحبہ لائیڈ منسٹر سے تحریر کرتی ہیں کہ میرے بڑے پوتے عزیزم کامران قریشی نے قرآن پاک کا پہلا دور ختم کیا ہے۔ عزیزم وقفِ نو میں شامل ہے دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ عزیزم کو قرآن پاک کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محترمہ ناصرہ حفیظ اہلیہ حفیظ احمد صاحب سرے ساؤتھ وینکوور درخواستِ دُعا کرتی ہیں کہ میری پوتی عزیزہ زوحا فرحان بنت مدثر فرحان و آمنہ اعوان نے ساڑھے پانچ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ قرآن مجید پڑھانے کی سعادت عزیزہ کی والدہ آمنہ اعوان صاحبہ کو حاصل ہوئی۔ عزیزہ زوحا، طارق اعوان صاحب سیکرٹری تحریک جدید ضلع اسلام آباد و ساجدہ طارق صاحبہ کی نواسی ہے۔ عزیزہ کی تقریب آمین 24 رمضان المبارک کو بیت الرحمٰن وینکوور میں منعقد ہوئی۔ مقامی امیر جماعت محترم نعیم لکھن صاحب نے عزیزہ کی تقریب آمین کروائی اور دُعا کروائی۔

مشاعرہ رپورٹ مارکھم

عفت یاسمین---مارکھم

خدا کے فضل اور احسان کے ساتھ اپریل کے خوشگوار موسم میں مارکھم جماعت کو مشاعرہ کا پروگرام منعقد کرنے کے لیئے مناسب وقت اور تاریخ کے تعین کا موقع ملا۔ کیونکہ اب موسم میں کچھ بہتری کے آثار نظر آنا شروع ہوئے تھے کہ پھر اچانک ایک دن پہلے موسم نے کروٹ لی اور کچھ برف باری اور برفانی بارش کی خبر سن کر بہنیں کچھ پریشان ہوئیں لیکن پروگرام کو ملتوی کرنا ممکن نہ تھا۔ دُعا کے ساتھ گھروں سے نکلے اور قبل از وقت لجنہ ممبرات نے موقع پر پہنچ کر انتظامات کا آغاز کیا۔ اس دوران اطلاع ملی کہ جن مہمانوں کو مدعو کیا تھا وہ معذرت کر رہے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ ہم ابھی انتظامات مکمل کر کے فارغ ہی ہوئے تھے کہ دو مہمان جو اُس چرچ میں کسی اور کام کے لیے آئے تھے اندر آئے اور پروگرام کا تعارف حاصل ہونے پر اُنہوں نے خوشنودی کا اظہار کیا۔ الحمدللہ۔ اسکے بعد خدا کے فضل سے دیگر مہمانوں کی طرف سے بھی اُن کی آمد کی خوش کُن اطلاع موصول ہوئی اور نماز باجماعت کے بعد باقاعدہ پروگرام کا عمدگی سے آغاز ہوا۔ تلاوت کے بعد نعتیہ کلام سے پروگرام شروع ہوا جو کہ امتہ الحئی صاحبہ نے پیش کیا۔ اسکے بعد ناہید صاحبہ نے کلام پڑھا۔

؎ خدمتِ انسانیت ہے مقصودِ حیات — خیر کی ہر سوچ ہو بے خیر تو کچھ بھی نہیں

اس کے بعد خاکسار کو اپنا کلام پیش کرنے کی توفیق ملی۔ نظم کا عنوان تھا "دجالی طلسم" فیشن پرستی کے زیرِ اثر جب حیا کا تقدس مجروح ہو

شاعرہ اِرم نعمان صاحبہ نے "بہروپیا دِل" کے عنوان پر نظم پڑھی۔

؎ میرے دل کے کسی کونے میں — اشکوں کی ندی بہتی ہے

اسکے بعد شاہدہ خان صاحبہ نے اپنا کلام پیش کیا

؎ وہ میرے وجود کی کرچیاں تھیں اشکوں کا موسم تھا
رُکے قدم تو چلی خواہش، شاید وہ سرابوں کا موسم تھا

آخر میں فرح ملک صاحبہ نے اپنا کلام پیش کیا

؎ ہر دسترس سے باہر اور سب کی دسترس میں
اس کے لیئے جہاں میں ہو کوئی بھی نہ اُن بن
ایسا ہے میرا مولا، پیارا ہے میرا مُحسن
کہنے نہ پاؤں پھر بھی جانے ہے مدعا من

دُعا کے بعد یہ مختصر پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ الحمدللہ۔

سوجی کی ٹکڑیاں

طاہرہ چوہدری _____ پیس ویلج ایسٹ

سُوجی	6 کپ
میدہ	3-1/2 کپ
چینی	1 کپ
تیل	1/2 کپ
سونف	4 کھانے کے چمچ
الائچی	5 عدد
Condensed Milk	250 ML کا ایک ڈبہ

ترکیب:

آدھا کپ تیل میں سوجی اور میدہ ڈال کر بھون لیں۔

پھر سونف اور الائچی بھی ڈالدیں۔

سوجی بھن جائے تو چینی ڈالیں اور چولہا بند کر دیں۔

آخر میں گاڑھا دودھ ٹن والا ڈالیں اور ٹرے میں پھیلا دیں۔

چھری سے ٹکڑیاں کاٹ لیں۔ آخر میں ٹکڑیوں کے اوپر اپنی پسند کے مطابق بادام پستہ وغیرہ کاٹ کر چھڑک دیں۔

ذرا مُسکرائیے !

طاہرہ نسیم ۔۔۔ ریکسڈیل

مریض: ڈاکٹر صاحب! مجھے لمبی عمر کا نسخہ دیں

ڈاکٹر: شادی کر لو

مریض: شادی سے عمر کیسے لمبی ہو گی؟

ڈاکٹر: لمبی ہو گی نہیں، لمبی لگے گی!

ٹیچر: محاورے کا مطلب بتاؤ۔ سانپ کی دُم پر پاؤں رکھنا

شادی شُدہ سٹوڈنٹ: بیوی کو میکے جانے سے روکنا

ایک شخص کے اناڑی ڈرائیور نے نئی گاڑی پہلے ہی دن درخت میں مار دی تو وہ شخص بولا۔ میاں! جہاں درخت نہ ہو وہاں گاڑی کیسے روکتے ہو؟

متوازن غذا کی افادیت

طاہرہ چوہدری _____ پیس ویلج ایسٹ

جان ہے تو جہان ہے۔ یعنی اگر صحت ہے تبھی ہم دنیا کی باقی نعمتوں سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح ایک صحت مند انسان ہی عبادات کو بھی ٹھیک طریقے سے ادا کر سکتا ہے۔ لہٰذا دینی و دنیاوی زندگی دونوں کو کامیابی سے گزارنے کیلئے صحت اور غذا اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

لیکن المیہ یہ ہے کہ ہم میں سے زیادہ تر افراد کھانا اسکی افادیت کو مد نظر رکھ کر نہیں کھاتے بلکہ صرف زبان کے چسکہ کیلئے کھاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پھر ہماری توجہ کھانے کی غذائی افادیت کی بجائے صرف اس کے ذائقہ کو بہتر بنانے کی طرف رہتی ہے۔ چاہے اس کیلئے پھر بے اندازہ گھی اور چینی کا استعمال کرنا ہو یا غیر صحت مند پکانے اور فرائی کرنے کے طریقوں کا استعمال ہو۔ پھر چھوٹے بچوں کو کھانا کھلانے کی خاطر مائیں اکثر اُن کی پسند کے تلے ہوئے یا زیادہ میٹھے کھانے کھلا کر سمجھتی ہیں کہ وہ انہیں صحت مند بنا رہی ہیں۔ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا بچوں کو صرف زیادہ کھانا کھلانے سے صحت بنے گی یا مفید اور غذائی وٹامن والی متوازن غذا دینے سے۔

متوازن غذا لینے کیلئے ہمارے کھانے میں پروٹین، کاربوہائیڈریٹ اور چکنائی سب کا موجود ہونا ضروری ہے۔ پھل، سبزیاں، گوشت، مچھلی سب کچھ اپنے کھانے میں استعمال کرنے سے ہم اپنے جسم کو ضروری معدنیات اور وٹامن فراہم کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ وَأَمْدَدْنَاهُمْ بِفَاكِهَةٍ وَّلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُوْنَ ﴿الطور:23﴾ اور ہم اُن کی مدد کریں گے اور ہم انہیں ایک قسم کا پھل اور ایک قسم کا گوشت عطا کریں گے اُس میں سے جس کی وہ اشتہاء کریں گے۔

لیکن متعدد مقامات پر قرآن کریم میں کسی بھی چیز کی کثرت سے منع فرمایا گیا ہے سو متوازن غذا کا مطلب ہے کہ اِس طریق پر خوراک کا اہتمام کیا جائے کہ کھانے میں سب اجزاء مناسب مقدار میں موجود ہوں۔ یعنی تمام قسم کے کاربوہائیڈریٹس، وٹامن، چربی، پروٹین اور معدنیات وغیرہ۔ ان اجزاء میں زیادتی یا کمی مختلف بیماریوں کی وجہ بن جاتی ہے۔

اسی طرح قرآن کریم میں حلال اور طیب کھانے کی شرط کو بھی ملحوظِ خاطر رکھا گیا ہے اور اس کا مقصد بھی متوازن غذا کی اہمیت کو اُجاگر کرنا ہے۔

متوازن غذا کے بنیادی اصولوں کے ساتھ جسمانی پاکیزگی اور صفائی کا خیال رکھنا بھی حفظان صحت کے لیے ضروری امر ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیں ہر اعتبار سے صحت مند غذاؤں کے استعمال کرنے اور موذی بیماریوں سے اپنے آپ کو اور اپنے خاندان کو محفوظ رکھنے کے راستوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

صفحہ تیار کردہ: طاہرہ نسیم۔ ریکسڈیل

صفحۂ ناصرات

یہ وقت جلد گزر جائے گا

پیاری بچیو! پرانے وقتوں کی بات ہے ایک بادشاہ تھا۔ اُس کا ایک وزیر بہت دانا تھا۔ ایک دن بادشاہ دربار لگائے بیٹھا تھا۔ اُس نے وزیر کو طلب کیا اور کہنے لگا "میری اس انگوٹھی پر ایسی بات لکھواؤ کہ جب میں اُداس ہوں تو اِسے پڑھ کر خوش ہو جاؤں اور جب میں خوشی کے عالم میں ہوں تو اُسے دیکھ کر غمگین ہو جاؤں۔ سب درباری پریشان ہوگئے کہ بادشاہ نے یہ کیسی فرمائش کر دی ہے اور پوری نہ ہونے کی صورت میں پتہ نہیں یہ کتنا غضبناک ہو گا۔ لیکن وہ وزیر مسکرایا اور بولا "بادشاہ سلامت! ضرور آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی"۔

بادشاہ نے اپنی انگوٹھی اُس کو دے دی اور اگلے دن جب وزیر نے وہ انگوٹھی بادشاہ کو واپس کی تو اُس پر لکھا تھا۔ "یہ وقت جلد گزر جائے گا"۔ بادشاہ پڑھ کر لاجواب ہو گیا۔

نتیجہ: واقعی وقت اور موسم کسی کا انتظار نہیں کرتے۔ اسلئے ہمیشہ اپنا وقت نیکی کرنے اور مثبت کاموں میں صرف کرنا چاہیئے۔

خدا تعالیٰ کا بھی فرمان ہے "میں دِنوں کو تمہارے درمیان پھیرتا رہتا ہوں"۔ (سورۃ آل عمران آیت: 141) کیا آپ کے اِرد گرد بھی ایسی مثالیں ہیں؟

مشکل الفاظ کے معانی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
دانا	عقلمند	عالم	حالت
غضبناک	غصے میں آنا	تعمیل	مکمل ہونا
مثبت	اچھے	طلب کرنا	بلانا

بوجھو تو جانیں

1. جھیل کے پار ایک عورت اور دوسری جانب اُس کا پالتو کُتّا کھڑا تھا۔ جب کُتّا جھیل پار کر کے اُس تک پہنچا تو وہ گیلا نہیں تھا کیوں؟
2. وہ کونسا کوٹ ہے جب گیلا ہو تو پھر ہی کام آتا ہے؟
3. تصور کریں کہ کشتی ڈوب گئی ہے اور آپ ڈوب رہے ہیں لیکن گیلے نہیں ہو رہے ہیں۔ کیوں؟
4. 30 سینٹ کے ٹوٹل میں دو سکے ہیں۔ ایک نِکل نہیں ہے۔ بتایئے کونسے دو سکے ہیں؟
5. آپ کا وہ کونسا Instrument ہے جس کو آپ سُن سکتے ہیں، دیکھ نہیں سکتے۔

دُنیا کی 6 مشہور یونیورسٹیوں کے نام تلاش کریں

P	T	Z	K	M	N	P	O	B
A	N	O	P	T	T	U	X	P
B	Z	Y	K	N	H	N	F	C
V	W	H	O	J	H	J	O	N
K	Z	H	A	R	V	A	R	D
L	T	F	N	R	K	B	D	J
F	Y	M	U	A	N	M	Z	P

جواب: بوجھو تو جانیں

(1) جھیل جمی ہوئی تھی۔ (2) Rain Coat۔ (3) تصور کرنا بند کر دیں

(4) 25+5، ایک نِکل نہیں ہے، دوسرا نِکل ہی ہے۔ (5) آپ کی اپنی آواز

جواب: دُنیا کی چھ مشہور یونیورسٹیوں کے نام

انگلینڈ	OXFORD	مصر	AZHAR UNI
امریکہ	HARVARD	کینیڈا	YORK
پاکستان	PUNJAB	آسٹریلیا	ANU